

A. Or.

2448

A. or. 2748 8^o

Amanatullah

(۲۶۱)

تشیفہ

نہیں لے کر گیا ہے اس لئے

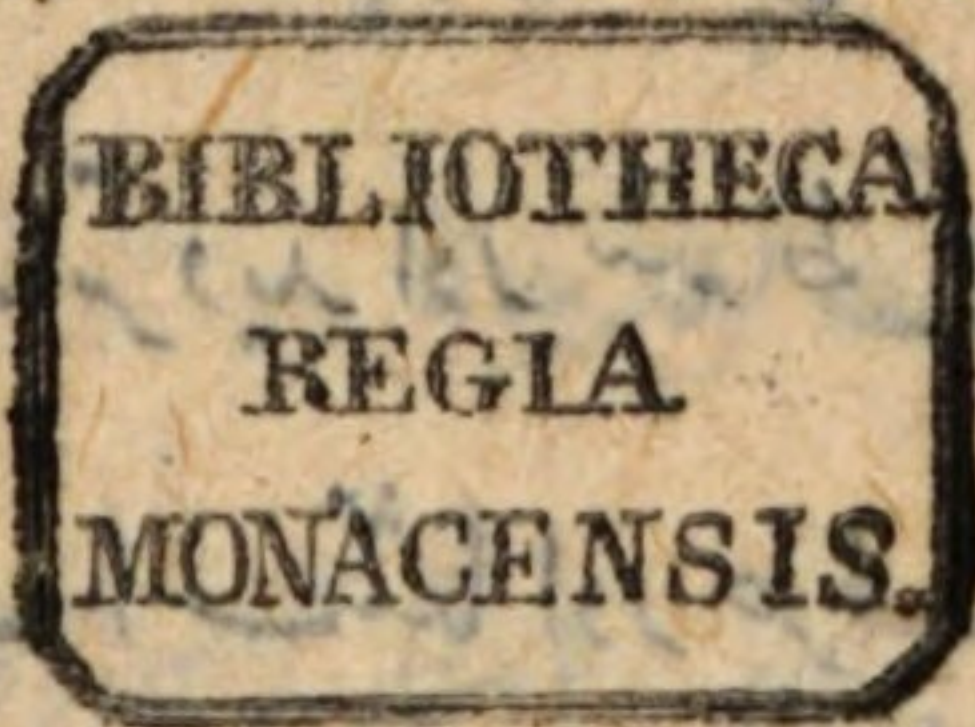
نہیں لے کر گیا ہے اس لئے

Lansini Yrda

نہیں لے کر گیا ہے اس لئے

Find opinion given to be in hand

1860



نہیں لے کر گیا ہے اس لئے

تشیفہ

بسیطہ ذکر میں

کیفیت

صفحہ

فعل جمعی مرکب کے بیان میں	۸۴
حرف نے کس فعل میں آتا ہے	۸۵
بحث حرف کی اور حرف ابتدا کے بیان میں	۸۹
حرف غایۃ اور حرف ظرفیت کے بیان میں	۹۰
حرف استعلاء اور حرف بیان کے ذکر میں	۹۱
حرف نفی اور حرف دعا کے بیان میں	۹۲
بیان حرف تشبیہ کا	۹۳
بیان حرف معیت اور حرف تخصیص کا	۹۴
حرف عطف کے بیان میں	۹۵
حرف تردید اور شبہ ط کے بیان میں	۹۶
حرف استثنا اور حرف ایجاب کے بیان میں	۹۷
حرف تاکید کے بیان میں	۹۸

۶۹ فعل حال کی بنامیں

۷۰ فعل مستقبل کی بنا اور امثالے کے بیان میں

۸۲ امر حاضر و غایب کی بنا اور امثالے کے بیان میں

۸۳ اس کے سبب سے نہی کی بنامیں اور بیان مضارع کا

۷۳ اس کے سبب سے امر کی بنامیں

۷۵ تقسیم مطابق فعلان ماضی کی

۷۷ تقسیم فعلان کی باعتبار عدد و حروف کے

۷۸ بیان حرف علت کا

۷۹ تقسیم فعل کی باعتبار مفعول کے اور تعدد

حرف تعدد کا

۸۰ بیان میں اس کے کہ حروف تعدد میں سے کون

کس مقام میں فعل کے آتا ہے

۸۳ تقسیم فعل کی باعتبار وضع کے اور جمالی

بسیط کے ذکر میں

بیان میں تانیث کے اور تقسیم لا حقیقی کی	۴۲
علامت تانیث کے "تفرقے میں"	۴۳
بیان میں فعل کی تذکیر و تانیث کے	۴۸
کیفیت اسم مصدر کی اور بیان قارب فاعل کا	۴۹
بیان میں حالات اسم کے اور حالات مفعولی کے	۵۰
حالات اضافی کے بیان میں	۵۲
لفظ آپ کی اضافت میں	۵۵
حالات ظرفیہ اور حالات ندائی کے بیان میں	۵۶
بیان میں جمع کے	۵۷
اسم متبدل کی جمع میں	۶۰
اضافت کے فائدے میں	۵۳
بیان میں اسم "تصغیر اور فعل کی جمع کے	۶۳
فعل کی بحث میں	۶۴
فعل ماضی کی بنا میں	۶۵

تقسیم اسم جامد کی	۱۷
بیان میں علم کے	۱۸
ضمیر کے بیان میں	۱۹
ضمیر مفعول اور ضمیر اضافت کے بیان میں	۲۰
اسم ضمیر کی تبدیلیاں میں	۲۱
اسم اشارہ کے بیان اور اسکی تبدیلیاں اور	۲۲
اشارے مشارا الیہ مکان کے بیان میں	
اسم موصول کے بیان میں	۳۱
قاعدہ اسم موصول کی تبدیلیاں کا	۳۲
حرف استفہام کے بیان میں	۳۳
بیان میں اسما و صفات کے	۳۴
صفت مرکب کے بیان میں	۳۷
بیان میں اسماء متصرفہ کے	۳۸
بیان میں اسم مذکر کے	۴۱

صفحہ	کیفیت
۱	حمد الہی
۳	نعت پیر صلیح
۶	وصف صاحبان انگریز اور برے صاحب کا
۹	وصف پیش واکثر ہنتر صاحب بہادر
۷	وام اقبالہ کے
۹	بیان سبب نظم رسالے کا
۱۰	تعریف و تقسیم اسم اور مصدر کی
۱۱	علامت مصدر اور تقسیم متعدی کی
۱۱	بیان حاصل مصدر کا اور اقسام اسکی
۱۳	بیان اسم مشتق کا
۱۴	گردان اسم مشتق کی اور بیان اسم مفعول کا اور
	گردان اسکی
۱۵	اسم حالیہ اور اسم تفضیل کے بیان میں

(۱۰۴)

صحیح

غلط

سطر

صفحہ

پرہیز کتاب

پرہیز کتاب

۱۱

۸۹

دیوے

دیوے

۱۴

۹۰

تخصیص

تحقیق

۹

۹۴

نگاہ

نگاہ

۱۵

۹۴

اب

آب

۱۳

۹۶

اشارہ

اشارے

۳

۷



صفحہ	سطر	غایط	صحیح
۵۰	۸	کہ فعل	کہ کس فعل
۵۲	۲	مفعول	مفعول
۵۲	۴	فعلی	فعل
۵۲	۷	اسے سبب	اسکے سبب
۵۲	۱۳	وہ وہ	وہ وہ
۵۲		نویں سطر سے تا آخر صفحہ سیات شعر غایط اور مکرر پیش	
۴۳	۴	یاد	ما الف
۴۴	۸	لر	گر
۴۹	۲	کسرہ ضم	کسر و ضم
۷۱	۶	وَوَ	وَوَہ
۷۲	۴	واحد جمع	واحد و جمع
۸۰	۷	ایچ	بیچ
۸۶	۳	اسکی	انکی
۸۷	۰	پاہی	پایاہی

صفحہ	ملفوظ	خاط	مصحح
۳۳	۱۰	تبدیل	تبدیل
۳۵	۱	بولے ہیش کوئی دوسرے = بولے ہی ہر کو دوسرے	
۳۵	۱۲	کہوں	نہوں
۳۶	۷	اسماء	اسماء
۳۸	۸	کر	گر
۴۰	۲	کرے	کرے
۴۲	۶	حقیقی	حقیقی کی
۴۵	۳	تیری	نیرے
۴۶	۱	اسکے	جسکے
۴۲	۰	کر	کمنز
۴۶	۸	تقر فی	تفر فی
۴۶	۱۵	فعل تذکیر تبالح زیادہ مکر رہی	
۴۷	۱	مانس	توس
۴۸	۱۲	انشی	انشی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲	۳	مان	ما
۲۲	۱۴	رہی	تیں
۲۲	۲	وسلے	وسیلے
۲۵	۱۳	وہو رہا	وہوندہا
۲۶	۱۳	ہی	ہی شریک
۲۷	۱۲	لیدھر	کیدھر
۲۷	۱۳	کیدھر	وکیدھر
۲۹	۱۰	ہوئے - ہوں -	ہوئے ہوئیں
۲۹	۱۵	والے	دالے
۳۰	۱	وصول	اصول
۳۰	۹	متلم	متلم
۳۱	۱	الر	اگر
۳۱	۸	جوں	حوں
۳۳	۳	رکھا	رکھے

صفحہ	سطر	علاط	صحیح
۸	۱	لر	گر
۸	۱۲	بادھی	باندھی
۸	۱۵	بیست	بست
۹	۱۴	اسم	اسم
۱۱	۷	حاس	حاصل
۱۱	۱۲	است پر دال جو ہوئے	اس پر جو ہوئے دل
۱۲	۲	لر	گر
۱۵	۸	وہ ترکیب جس میں نکلے سدا	
		وہ ترکیب میں بیان کرتا	
۱۶	۱۳	نو	نو
۱۷	۱۳	معروفہ	معرفہ
۱۹	۱۰	ضمیر	ضمیر
۲۰	۲	تمام	بنام
۲۱	۱۴	تو ہیں	تو نہیں

گر تو تعین اُنکی ہی پوچھ از و نہ ہیگا اور بے جیتے
 خیر و خیر نے دین کو بھی فرجام لاتے ہائے گفتگو میں حسبِ مقام

آخری

کہی کرتے ہیں حرف کی تکرار یاد رکھیو اسے بھی تو دلدار
 ایک ہی جنس پاکہ دو میں سے حرف لاویں مکر راہی پیارے
 شام سے لیکے تا سحر جیسے محفل رقص میں تھے ہم بٹھے
 پاکہ گھر میں سے جب کہ پیش نکلا دو قدم جاتے گھر سے پر سے گرا
 پاکہ اُسکتیں کو مارا کیوں لا مکر را اگر تو چاہے یوان

تم



کبھی کرنے ہیش حذف بھی اُسکو گفتگو سے تم اسکو یا در کہو

اور کبھی اُسکی جامیں اسی جانان لائے ہیش لفظ حضرت اہل لسان

یا کوئی لفظ اُسکے معنی میں ہو مراد فاسے بھی ہیش بولیں

پیر و مرشد و قابہ گہ جیسا گری نو کر کے خدا وندا

حرف تاکید کے بیان میں

حرف تاکید ہو چھو گری کی ریتے میں کبھی دہر گز ہی

گر مفاد اسکا سمجھے تو برحق ہی زمانیکی نفی مستغرق

جیتے دلبر کبھی نا و یگا ہر گز اس دل سے غم نہ جاو یگا

اور جو مصدر میں تو کہے تزیید حرف کا ہو بھی معنی تاکید

جیسے دلبر نہیں یہ رہنے کا حسن پر اپنے بھول مت اتنا

پھر کبھی سے کبھی کریں تجرید گفتگو بیچ معنی تاکید

تب مفاد اسکا ہی ثبوت قابل بعض جزو زمان میں اسی خلیل

جیسے سن کر منہ اپنا پھر لیوے گر کبھی ذکر میرا آ جاوے

مستقرقات

عربی و فارسی کے حرف اکثر بولتے ریتے میں ہیش دلبر

اور کبھی انکسٹیں تھقف سے حذف کرتے ہیں و لہذا میرے
 لیکن انہیں سے جو مرے دلبر اسم موصول ہو دے ہی اکثر
 سابق اسکی طرف اشارے میں کر دیا ہو جہ لینا تیرے تین
 اور کبھی حرف تو امی نیک انجام لہو دے زاید ہمارے لطف کلام
 حرف استیثنا کے بیان میں

رجختے میں جو حرف استیثنا ہو جہ ہی مجھ سے کسی ہیں دونوں
 تین ہیں یاد رکھ امی سیم ذوق عمر ہی و فارسی سے عاریتین
 ایک مگر دوسرا امی انکا سوا تیسرا انہیں سے ہی یار و را
 ہرے دونوں انہر کے آگے حرف بالائے ہاں کبھی ہمارے
 ما و را یا کم ماسوا اسکے پیسے تجکو بند و نکا میں جیسے
 اور مگر کو کبھی ہاں شک کے مقام بولنے گفتگو میں اہاں کلام
 مگر آیا وہ ہو گا یہاں جیسے اسطرح ہر خیال کر پیارے
 حرف ایجاب کے بیان میں
 حرف ایجاب کو اگر ہو چھ لفظ اس سے جواب تو دیوے
 جتے ہو چھ کہ چہ کیا تیں لے گر کیا ہی تو بول اس میں نے

حرف تردید کے بیان میں

حرف تردید کو اگر پوچھے کہ و یا اور خواہ یا رکھے
 ہی مفاد اسکا فعل میں تختیر تج کو دیتا ہوں لے ہر ایک کی نظیر
 جیسے اسکا کہ اُسکو تو لیوے اس میں مختار ہی تو ای پیارے
 یا کہ کہتے ہیں خواہ یہاں رہیو خواہ وہاں جاے تو نہاں رہیو
 حرف تردید یا کی بھی تو مثال انہیں ہیں سے دہرندہ لے فی الحال
 حرف شرط کے بیان میں

شرط کے واسطے تو جان امی شکر ف بولتے رہتے ہیں دو حرف
 ایک اگر دو سر امی انکا جو شرط کے واسطے ہیں موضوع و
 ہی مفاد انکا فعل کی تعابق سامنے کے زمانے پر امی رفیق
 یہی وہ شرط ذات میں اپنی مفتقر ایک جواب کی بھائی
 ہی جزا اُسکا نام امی پیارے واسطے اسکے بھی دو حرف آئے
 ایک پیش اور دو سر امی تو کان سے اب مثال اُنکی سنو
 جیسے کہتا ہی تو اگر یا جو آوے گھر میرے وہ تو آنے دو
 اس طرح پس کو بھی تو بولا کر گر جزا کی ضرور ہو دوبر

یہہ حویلی نو مسرے خج کی ہی وال اس میں کسبکی گانسی ہی
 آپ میں یہہ کام کیا میں نے خود اسکتیں تمام کیا
 اسطرح باقی اور خساہر میں لا تو اور وہ بیان کر نطا پر میں
 حرف عطف کے بیان میں

واسطے عطف کے سن اسی دانا ہندی میں حرف اور ہی آیا
 ہی مفاد اسکا شرکت فعلی ساتھ معطوف عای کے اسی بھائی
 خواہ ضروراً و یا وقوعاً ہو امثلے ہر نم اسکے کان رکھو
 جیسے زید اور بکر ہی آیا پا کہ زید اور بکر کو مارا
 کبھی ہوتی ہی شرکت حکمی گو منابر ہوں فعل اسی بھائی
 جیسے زید آیا اور بشر گیا اسکو پکرا میں اور اسے چھوڑا
 اور کبھی حرف عطف کو پیارے کرتے محذوف میں تلفظ سے
 جیسے کہتے ہیں زید عمر آیا اسطرح ہر قیاس کر جانا
 اور کبھی عطف کے لئے دلیہ لانے میں بلکہ ہن و لیکن و ہر
 واو کو بھی کبھی کبھی بولیں عطف کی جا زبان ہندی میں
 سہل میں انکے امثلے پیارے تو بنا لیوے گر خیال کرے

یعنی تانیث میں جو مفرد ہو۔ بولتا کی سی ہی رواںجاو

جمع تذکیر میں کہے کے سنے جمع اثنیٰ میں یار کی سیں کہے

کر تو چاہے مثال ہر یک کی قاعدہ یہہ ہی لے بنا بھائی

بیان حرف مدیہ کا

کر مدیہ کا حرف تو وہوندھے ہندی میں حرف ساتھ ہی پیارے

جیسے کہتے ہیں ساتھ اُسکے جا راہ میں کچھ نہاوے تو خطرا

اپنے مدخول کے یہہ حرف اسی سعد ہووے ماقال یا کہ ہو ما بعد

جیسے ساتھ اسکے یا کہ اسکے ساتھ بات کر تا تھا دھر کے ساتھ یہہ ساتھ

بیان میں حرف تخصیص کے

حرف تخصیص کو جو ہو چھے تو پانچ ہیش کل میں مجھ سے گن لے تو

خود وینج آپ وہی تو کر او شمار آپہی آپ بعدہ امی یار

پر جو ہی کو کلام میں لاوے یاے معروف سے ہمیشہ کہے

سمجھے ہیش اُنسے جنکوہر ہمید کبھی تخصیص اور کبھی تاکید

گووے آئے ہیش اسم ظاہر میں پر ضمیر میں بیشتر بولین

جیسے کہتے ہیں میں ہی جاو وٹکا گر نگھاؤ میں آپ کھاو وٹکا

جیسے مجھ کو غرض ہی کہا تجھے میری تجھے غرض نہیں۔ اے
 اس طرح کو کہتے ہیں بحسب مقام
 اور اضافت کے ہیں گئے جتنے حرف
 پہ پہاں در دہراہیں تو مذ
 کہہ نہ انکو کہی علاقے سے
 بحث فعلی ہیں یا کہ بعضے کو
 الغرض جسکو تو نہ پائے یہاں
 وہ مذہ نے سے لایا تجھ کو وہاں

بیان میں حرف تشبیہ کے

حرف تشبیہ کو اگر ہو چھ
 سا دسے سی و سیں تو یاد رکھ
 جمع تذکیر کے لئے ہیا رے
 سنی مونث کے واسطے لا ویں
 جیسے اس مرد سا نہیں کوئی
 حسن میں یا کہ اس عورت سی
 تم اس طرح جمع کو ہو
 خواہ مذکر ہو یا کہ انشی ہو
 حرف تشبیہ کے ہی قبل ر و ا
 چاند کا سا ہی اُسکا منہ جیسے
 اس طرح باقیو نکو بھی تو کہے

گرتند اکے حرف تو چاہے تو ند اسٹی کی بحث میں پاوے
 کیونکہ انہیں سے ذکر ہر ایک کا اعلیٰ کے سمیت میں نے کہنا
 حذف و تقدیر وغیرہ جو احکام ان پہ جاری ہیں اسی نگو انجام
 میں نے تفصیل سے کئے مذکور وہوندہ لے و ان اگر ہی نجار و شعور
 اس طرح پر علامت مفعول کے ہیں جو حرف ہو چکے مقصود
 اسم کی بحث میں اسی نیک خصال پاوے ہر ایک کو جو کرے تو خیال
 پر ہی کو آوے چند معنی پر جسے کرتا ہوں میں بیاں یکسر
 ظرف کے واسطے کبھی آوے جیسے جاتا ہوں کھر کو میں پیارے
 یعنی گھر میں پھر آگے تم جانو کبھی تعویض کے لئے اسکو
 جیسے کتنے کو تو نے یہ کہو را مجھے بتلا کہ ہی خیر بد کیا
 کتنے دینار کے عوض تو نے ہی یا مول اسکا تیں یعنی
 اور کبھی عایت کے معنی پر دال ہوتا ہی حرف کو دلیر
 جیسے ملنے کو آیا ہوں میرے یعنی ملنے کے واسطے پیارے
 اور کبھی معنی اضافت میں لاتے ہیں حرف کو عبارت میں

لیکن ایک فرق ہی جو موصوٰی ہوئے تب اسم سے گن امی بھائی

بیان میں حروف نفی کے

پہلے کرتے ہیں نفی کی دو قسم نفی فعل اور ہنگی نفی اسم

نفی فعلی کے واسطے دلبر حرف ہمیش تین جنکو ہمیش یکسر

فعل کی بحث میں کیا مذکور دھوندھ لینا و ہاں رکھے جو شعور

نفی اسمی کے واسطے ہمیش چار حرف ہمیش دون بتا کے کر لے شمار

نوں مکسور و ان و آ اور نہ نفی اسمی کے حرف ہمیش ناظر

جیسے ہی ان پر ہاں اس و اتل قسم رابع ہی انہیں سے نربل

بیان میں حرف دعا کے

گردعا کے حروف کو پوچھے حرف پو اس زبان میں ہی پہلے

آخر امرا کو لا دیں جد نیک ہو وہ دعا و یا ہو بد

جیسے خوش رہیو یا کہ مر جایو ام طرح سے دعا میں تو لایو

پر ہی ماقبل امر لا نا ضرور یاد رکھیو اگر رکھے ہے شعور

لفظ ایسا جو وال ہو دلبر معنی نیک پر دیا بد پر

ورنہ تا کید امر کے ہی لئے تو نے دیکھا مثال میں جیسے

بیان حرف استعمال کا

گرتو پوچھے ہی حرف استعمال ہندی میں ہی ہے اور پر اسی دانا

ہی کھرا زید جیسے کو تھے پر یہ کو بھی اس طرح تو بولا کر

اور کبھی انکو بہرا استعمال لاتے ہیں گفتگو میں اسی بیانا

جیسے لوگ آئے پر نہ آیا زید شاید اسکو کپا کسی نے قید

ذکر میں حرف بیان کے

کاف تازی و حرف جو جانان ریختے میں ہیں دونوں حرف بیان

یعنی مضمون ماسبق کتیں وہ عبارت میں ہیں کریں تبدیلیں

جیسے خالد نے زید کو ہی کہا کہ عمر پاس تو یہہ خط بیجا

اس طرح سے تو حرف جو کو بھی بولا کر گفتگو میں اسی بھائی

اور عبارت سے حذف انکار وا شائع ہی بل حال میں ہر جا

بہا کہنے و بولنے کے اوے اکثر آتے ہیں اسی مرے پیارے

کبھی تعامیل کے لئے اُنکو بولتے ہیں سخن میں اسی خوشخو

جیسے آیا ہوں پاس تیرے میں جو مجھے کچھ اُدھار دیوے تیش

اور کبھی جو کتیں عبارت میں شرط و موصول کے لئے لاویں

اور کبھی معنی میں سبب کے دو آئے ہیں یا اور رکھو اسی خوشخو
جیسے دو ات سے تو ہو مگر ور عاقبت تباہ و خاک ہو نا ضرور

اور کبھی معنی استعانت کے آئے ہیں یا اور رکھ پیا رہے
جیسے لائق سے سیانہ کو مارا اور پتھر سے اس کا سر کچلا

بیان میں حروف غایہ کے

مگر تو پوچھے ہیں حرف غایت کو کل میں ہیں چار اس زبان میں سنو

تک تک لگ و چوتھا ہی تو ری گن دیامیش نے پر نہ بھول کبھی
ہائیں وے موضوع انتہا کے لئے خواہ مکان یا زمان کا ہو وے

جیسے کسی میں نے سیر دہلی تک یا کہ روزہ رکھا میں شام تک

اس طرح یہاں تک وہاں تو ری پڑھتے کتاب رکھ چھو ری

بیان حرف ظرفیتہ کا

حرف میں ظرفیتہ کو آوے ہی جیسے وہ اپنے گھر میں جاوے ہی

حذف اسکو کبھی عبارت سے کمرے میں جیسے اپنے گھر جاوے

اور کبھی حرف پر کے معنی میں اسکو اہل لسان نہیں بولیں

جیسے جھٹ میں قرا لے رکھے ہیں یعنی جھٹ پر ہم اس کے معنی ہیں

بحث حرف کی

حرف کہتے ہیں اسکا و اہل کمال نہ ہو معنی میں جسکے استقلال
یعنی مدلول اسکا اسی خوشنحو ہے اضمی کے مستفاد نہ ہو
فعل کو ربط دیویں اسکے سبب اسم کے ساتھ جان اسی نیا لقب
اسانے اسکو کہتے ہیں رابط فن قانون کے جو ہیں ضابط
کسی قسموں پہ منقسم ہو دے جنکا کرتا ہوں میں بیاں تجھ سے

حروف ابتدا کے بیان میں

ابتدا کے حروف گرو چھے ہندی میں کل میں تین ہیں پیارے
سے وسوں اور سستی پر انہیں سے سے ہی افصح تو یاد رکھیو اسے
خواہ مکانی و پارمانی ہو ابتدا کے لئے ہیں موضوع و
جیسے دہلی سے میں یہاں آیا صبح سے آج کچھ نہیں کھایا
کبھی کرتے ہیں اسکو استعمال جہر تبیین اسی مبارک فال
جیسے کہتے ہیں کچھ کسی ہی اسے مال و دولت سے جاہ و شہرت سے
اور کبھی بعضیت کے معنی بھی اُسے مطاوب ہونے میں بھائی
جیسے ہی زید اہل ایمان سے بعضا فرد انہیں سے وہاں یعنی

یا کہ کھانسی ہی اور کھاویکی یا گئی آئی بیٹھی وہ رندی

اس طرح فعل کو مذکر لا جب کہ فاعل ذکر ہو اسکا

مذکر وہ

بعضے فعلوں میں ریختے میں سے حذف و تغیر جاری ہی پیارے

چیتے کرنا و مرنا جانا ہی میں نے انکے سوا نہ پا ہی

پہر بیان یا پہلے و نوکا فعل کے اذیہ میں ہم نے کہا

اب ہی باقی کلام جانا میں کان دھر سنیو تم اسے بھی کہیں

یعنی مشتق کریں جو جانا سے فعل ماضی کو اسی مرے پیارے

کہتے ہیں تب گیا مثلاً ت مثل جیم کو کاف فارسی سے بدل

اور کرتے ہیں حذف الف کو بھی ملبس تانہو وے اسی بھانسی

فعل ماضی سے لفظ گانا کے یا در کہہ میں نے جو بتایا تجھے

لیکن ایک اصل ہی یہاں ہنہاں جسکی کردوں میں تجکو شرح و بیان

یعنی حروف و مرکب ہو اور کسی فعل سے تب اسی خوشخو

اصل پر اپنی تمہیک آتا ہی حذف تبدیل کچھ نہ پاتا ہی

جیسے کہتے ہیں جایا چہتا ہوں میں نہ کہنے پہ پیرے رہتا ہوں

صرف نے ہی علامت فاعل اسے فعلوں کی یاد رکھ سہا پہاں

جیسے کہتے ہیں ہیں نے کھایا ہی تو نے کھایا یا نہا اسنے ہا یا ہی

ہر ہاں دو فعل اسے مستثنیٰ ہی نظیر اسکی ہو لانا لانا

اور فعلوں میں ماورائے علم فاعل نہیں آوے

پر جو ہووے ضرورت شعری حذف و اظہار دو ہاں ہاں

گر تو اسکی مثال ہی ہے دھو تھو لینا کلام شعرا سے

نکتہ لا فاعل ہاں ہاں ہاں

جتنے فعلوں ہاں حرف نے آوے تابع مفعول کے ہاں وے اپنے

وحدت و جمع اور مذکور ت میں اصل ہی ہوں ہی اور انوشٹ میں

پر جو مفعول کی علامت کو لاوے ظاہر سخن میں اسی نہا کو

تابعیت سے منحرف ہی چلے فعل مذکور اسی مرے پیارے

جمع فعلی کی بحث میں سابق پیش نے دی ہی مثال اسی فایق

گر تو توضیح اسکی بھر چا ہے مسحت عنہ میں جار جوع کرے

اور جو ہاں فعل ماورائے تابع ہوتے ہاں اپنے فاعل کے

جیسے کھانا جو ہندہ ہی لائی اور سیتا بھی بہہ سخن بولی

یا اور آخر میں صیغہ ماضی مثلاً مار ڈالا اسی جہاں

یا کہ ہوں دونوں لفظ اسکے بار فعل ماضی نہ ہو یوں ہٹیا

ہو مثال اس کی بار آیا کیا مثلاً یا کہے تو جایا کیا

یا کہ ہو اول اسم حالیہ جزو ثانی ہو فعل ماضیہ

گرد نظیر اس کی چاہے اسی دانا یا دکر لے تو مثال جاتا رہا

یا کہ ہو جزو اولی مصدر ثانی جزو ماضیہ ہو دابر

جیسے کہتے ہیں یا ر جانے لگا دور و دھم میرے دل میں آنے لگا

یہاں کہیں بقیہ اخیر اسی ندیم جزو ثانی کی ہی روا تقدیم

ہو لے جیسے ہیں لگا جانے یا لگا آنے اور لگا گانے

فعل ترکیب کے دو جزوؤں کے پیچ فاصل بھی لاتے ہیں، یہاں

جیسے دابر ہی چھوڑ مجھ کو گیا سنگ ہجران سے توڑ مجھ کو گیا

بیان میں اس کے کہ حرف نے علامت

فاعل کی کس فعل میں آتا ہی

فعل ماضی سے جو ہو مصدری پر نہ ہو وے وہ مستمر ماضی

بھی مرکب نہ ہو وے اسی ہمارے جانا چکنا و سکنا لگنا

ہر ہمیں جمعی نسبت کے دو طور ریختے بیچ اُن پہ کمرہ بونحو

ایک وہ ہی کہ جعل کا مور و لفظ ہندی سے ہووے ایسی اسرحد

لیکن ایسی کھائی عام ہی اس سے خواہ جامد ہو یا بصفت ہووے

جیسے پنیا یا یا کہ پتلا یا ہی اس بطرح بار پتھر ایا

دوسرا ہی وہی کہ مور و جعل غیر ہندی سے ہوای شربن لعل

ہی خرید او بدلا اُسکی مثال مثلاً اس روش پہ کمر تو خیال

فعل جمعی مرکب کے بیان میں

جسکی ترکیب ہو دو لفظوں سے تو مرکب اسیکا کہہ پیارے

ہی چھ طوروں پہ اسکی آئی بنا اہل اُدر و سے پیش نے یون ہی بنا

ایک وہ جب کا لفظ اول ہو اسم جامد ہمیشہ یا در کہو

دوسرا لفظ فعل ماضی ہی غوطہ مارا مثال اسکی ہی

یا کہے تو کہ تیر مارا ہی اس طرح ہر بنا جو دانا ہی

باصفت اس کا لفظ اول ہو دوسرا جزو ماضی ایسی خوش نحو

جیسے موتا و یا کہ چھوٹا کیا اس روش سے نظیر لے تو بنا

یا کہ ہوں لفظ دونوں فعل اسکی امر حاضر ہو یا ر ہر پہلے

یعنی معنائی لازمی بھائی صورتاً ہی بو زن مستعدی
 جیسے کہلا نا اور نہونا ہی یاد رکھو اگر تو دانا ہی
 پاکہ معنائی بار مستعدی پر بصورت ہی شکل لازم کی
 ہی رکرتا بدلنا اسکی مثال فکر کر ان پہ چاہے کمر تو کمال
 تقسیم فعل کی باعتبار وضع کے

وضع کے روسے امی مرے بھائی پہلے تقسیم فعل و آئی
 ایک اصلی ہی دوسری جعلی شرح کرتا ہوں تجھ سے ہر ایک کی
 وضع اول میں جو کہ مشق ہو ہیئتہ فعل پر سن امی خوشخو
 فعل اصلی رکھا ہی اسکا نام ماورا اسکے جعلی امی فرجام
 یعنی اسکا علافہ ہی دلدار وضع ثانی سے بھول مت زہنار
 مورد جعل خواہ ہندی سے یا کہ ہوا اسکے غیر سے پیارے
 ہر ایک کی نظیر کموزوں گر خدا چاہے تو بتاتا ہوں
 بعد از ان یاد رکھو بات مری دو ہی تقسیم آئی جعلی کی
 ایک مرکب ہی دوسری ہی بسیط ذہن کو اپنے ان پہ کرے محیط
 جعلی بسیط کے ذکر میں

مقتضا ہینگا حرف تعدیہ کا ایک مفعول پیدا کر دینا

یعنی جو فعل لازمی ہووے متعدی بیک کرے ہی اسے

اور بیک کو کرے ہی دو کی طرف متعدی ہمیشہ جان اسی شکر ف

اس طرح سے مدد کو اسی فرجام متعدی لے کرے ہی مدام

تجربہ و سابق مثال ہر ایک کہی پیشتر پہنچنے کے پیش نے دی

لازمی کے سوا نہیں جو افعال اُنکی دو انواع ہیں اسی نیک خصال

ایک معروف دوسری مجہول بحث مصدر میں ہو چکیں مفصول

گرتو تمہیں انکی پھر چاہے مبحث حذو میں تو رجوع کرے

ہر جو معروف کو کرے مجہول قاعدہ یوں ہی تو نہ حالے فصول

لفظ جاناکے مث تقوں سے جو ہو لاوے معروف کے تو آخر کو

جیسے مارا گیا ہی تا آخر اسکی تصریف میں بنایا کر

کے ساتھ حرف و کالان نکتہ

تعدیہ اور لزوم ہیں ہی مدام مشترک بعضا فعل اسی فرجام

ہی مثال اسکی بار کثرا نا یاد رکھو دل میں گرتو ہی دانا

صیغہ لازمی و متعدی وندان ہیں متعکس ہی ہونا کہی

نکتہ

معتل لام گر ثنا می ہو واسے جب تعدیہ کریں اسکو

پر ہو وہ فعل ای مرے بھائی شبہ اتسباس سے خالی

یا کہ دفع ملامت کے لئے گفتگو میں مدام ای پیارے

کرتے زاید بیش خوب تم سمجھو پیشتر وا کے لام ساکن کو

جیسے اُسکی ویا و دلوا یا ہی مثال اور پیا و پلوا یا

کہو نہ کھایا کو گر بدون اللام گفتگو پیچ بولیں امی فرجام

ماتیس ہووے تب کہو ایا سے غور کیجھو تو دل کے ایچ اپنے

اور بویا بیش گر کریں زاید لام ساکن تو بونیو ای جاہد

ہووے باوا یا سے شبیہ مدام یاد رکھیو تو دل سے میرا کلام

نکتہ

واو لا حرف تعدیہ بیش سے معتل لام میں جو ہی آدے

حکم اسکا ہی نب سقوط اخیر اسکے مدخول سے ای نیک ضمیر

جیسے اوپر ہوا ابھی مذکور ہے سمجھ کر اگر رکھ ہی شعور

نکتہ

گرنہ وہوندھے بسبب طکی ٹھٹھیاں الف و وا و یا کو کر ٹھٹھیاں

اور مرکب ہی وا و لا و لبر کہد یا تجھ کو میں نے باور کر

بیان میں اُسکے کہ حروف تعدیہ میں

سے کون کس مقام میں فعل کے آتا ہی

بعد فا و ر لام کے ما بعد واسطے تعدیہ کے سن امی سعد

ہو تا زاید الف ہی پیوستہ لاؤں جسکی مثال برجستہ

جیسے پھنسا و پھانسا امی بار اور جچنا جچانا ہی و لدار

پر پھنسا پھانسا برخلاف اسکے یاد رکھیو ہی شاذ و نادر سے

و نو حالت میں یعنی ہی لازم اسطرح گفتگو میں آیا کم

وا و یا خاص بعد فا و ایم واسطے تعدیہ کے ہی قائم

ہی گھلا گھولایا راسکی مثال اور پاپیسا پر بھی کریو خیال

حرف وا اور حرف لا کو مدام تعدیہ کے لئے سن امی خوشنام

کرتے ہیں بعد لام کے زاید یاد کر لے اگر تو ہی جاہد

جیسے درنا ہی اور دروانا اور دینا دانا ہی مثلاً

اسطرح پر قیاس اپنے سے تو مثال اور بھی بنا کر لے

تقسیم فعل کی با اختیار مفعول کے
 مطلق فعل کو کہیں جو قیاس سے مفعول تب اسی نگارہ شناس
 یاد رکھو تو ہی دو قسم اسکی لازمی ایک اور متعدی
 لازمی اسکو جانپو بھائی جو کہ مفعول سے ہو مستغنی
 جیسے آیا و سو پایتھا ہی اس روش پر حساب اسکا ہی
 متعدی رکھا ہی اسکا نام جسمین مفعول کی ہو چاہ مدام
 پہلے دو نوع اسکی نزد طبع ایک بالذات دو سری بالتبع
 جو کسی حرف کے و سبیل سے متعدی کہہو نہو پیارے
 اسکو بالذات کہتے ہیں دانا اور بالتبع ہی خلاف اسکا
 یعنی ہی تعدیہ میں وہ محتاج صرف کیطرف تیرا نکلے کاج
 گرتو چاہے مثال اول کی جیسے کہو جاو پایا ہی بھائی
 اسطرح سے ہیں امثال اسکی جتنے چاہے قیاس کر تولے

تعداد حروف تعدیہ کا

پانچ آئے ہیں تعدیہ کے حروف نہیں محقق ہی نزد اہل وقوف
 تین ہینگے بیٹ انہیں سے باقی دو ہیں مرکب اسی پیارے

پر دو حرفوں سے گہر مرکب ہو نام اسکا شنائی تو رکھو
 تین حرفوں سے جسکی ہو ترکیب کہیو اسکو ثلاثی میرے جیب
 اور رباعی چہار حرفی جان پانچ حرفی خماسی تو پہچان
 بیان حرف علتہ کا

حرف علتہ سے گہر کمرے تو شمار ریختے ہیں تین ہیں اسی یار
 الف و و ا و یا ہی انکا نام ماوراانکے ہیں صحیح مدام
 نکتہ

ہر انہیں مستعار ہیں لائے اہل قانون کلام تازی سے
 جس کسی لفظ میں ہو ایک ان سے کہیو معتل تو اسکو اسی پہاڑے
 پر شنائی میں گہر کمرے تو نظر ہی صحیح اور معتل اسی دلیر
 جون گرا و پر ا د یا و لے مثال اسکی اسطرح مثلاً
 معتل اسکی سواہش حسب افعال لے سمجھہم سے تو ہر ایک کی مثال
 مارا ہی اور پکارا ہی بھائی ہی ثلاثی کی اور رباعی کی
 اور خماسی کی جیسے لایکا را اسطرح پر ہی بارود دکارا
 پر ہی یہ قسم شاذ و نادر سے کہد یا میں نے یاد رکھ پیارے

بمذکر مذکر امی وانا بمو نث انا ث یعنی لا
 غیب غایب میں اور خطاب خطاب کہہ دیا میں نے یاوکر لے شتاب
 آیا ہو گا وہ جیسے تا آخر اسکی تصریف ہی مرے دلبر
 مستمندی کی کر بنا تو کرے امر حاضر میں حرف تا لاوے
 جیسے مجھ پاس کاش یا ر آتا زندگانی کا میں مزا پاتا
 یاد رکھو تو امی مرے بھائی لفظ شرطی ہی مثل مستمندی
 شرط کے حرف سے ہی پر محالو ط گفتگو میں ہو جب کہ وہ مر بو ط
 ہو مقدم وہ حرف شرط ویا ہو مو خر تو مان میرا کرنا
 جیسے کر آتا یا کہ آتا گر تو نظیر اسطرح بنا یا کر
 کر تو معطوفہ کی بنا پو چھ قاعدہ اسکا سن لے یوں ہم سے
 حرف کراو رکے و کر کے کو امر حاضر میں لاوے امی خوشحو
 جیسے آکر و آکے آکر کے ماضی معطوف کو تو یوں بولے

تقسیم فعل کی باعتبار عدد و حروف کے
 عدد و حرف میں نظر جو کرے فعل کی چار قسم تیب نکلی
 ہی ثنائی ثلاثی انکانام اور رباعی خماسی ایضاً جام

مستثنیٰ انہیں سے چوتھی ہیگی سنا تو میں قسم ماضی شرطی
 ماضی معطوفہ آتھو میں ان سے یاد رکھو یہ کہد یا بیش نے
 مطلق ماضی کہنے پیش آسکو جو کہ تنقید سے معمر ا ہو
 جیسے بیش آیا اور ہم آئے تا باخر اسی روش بولے
 اور متعید بلفظ ہی جو ہو ہی قریب اسکا نام ای خوشخو
 جسے کہتا ہی تو کہ آیا ہی یا گیا ہی وہ یا کہ بدیقا ہی
 اور جسمیں کہ لفظ نہا آوے اسکو تو ماضی بعید کہے
 جسے آتا نہا یا کہ کھا یا تھا لے اسی طرح سے مثال بنا
 لفظ تا تھا سے ہووے جو ماضی مستمر نام اسکا رکھ بھائی
 جیسے آتا تھا یا کہ جاتا تھا بیش مثال اسکی یاد رکھ جانا
 مشک کی گر بنا ہو چھ ضابطہ اسکا بیش بتاؤں تجھے
 لفظ ہونا سے سنو امی سایل کرے مشق تو پہلے مستقبل
 بعد ازاں یار اسکے صیغوں کو حسب تصریف لائے ای خوشخو
 آخر ماضی جب کہ ہو مطلق یاد رکھو یہ ضابطہ برحق
 یعنی مفرد میں لاوے مفرد کو جمع میں جمع تم پھر آگے سنو

دو علامت ہائش نفی کی بھائی، فعل مثبت ہو جسے ہی منفی

ایک نہیں اسے دوسرا ہی نہ ماورا ان کے اور نہیں ای

پر نہیں یا را اول و آخر فعل کے آوے ہی تو باور کر

اور اول میں حرف نہ مخصوص گفتگو میں وہ ہووے جب منصوص

مشترک اسمیں ہینگے نیک خصال ماضی و حال اور استقبال

پر وضاحت کی حد سے ہی باہر حال میں حرف نہ جو ہو صادر

جیسے ہائش نے اسے نہیں مارا یا کہ مارا نہیں اسے ابد ا

اور نہیں مارتا ہی اسکو یقین یا کہ بولے تو مارتا ہی نہیں

میش نہیں یا را اسکو مارو گا یا کہ مارو گا میش نہیں اصلا

اور صیغہ نہیں بھی تو اسکی سوا اس طرح سے کہا کرے جانا

گرمیش لاؤں مثال یہاں سب کی طول ہووے یہ مختصر میری

تقسیم میں مطابق فعل ماضی کی

فعل ماضی پہ گر نظر تو کرے مرتقسیم آتھہ قسم پر ہووے

ایک مطابق دوسری ہی قریب تیسری ہی بعید ای میرے حبیب

چوتھی انہیں سے مستمر ماضی پانچویں ماضی جان متشکی

ہی مضارع میں یار بعضی جا حذف و تزیید گفتگو میں روا

یعنی اسمیں سے جسکا حرف اخیر ہو علیل اسی نکو خصال و خیر

ہی علامت کے آگے اسکی روا و او کا از د یا و کا یا

جیسے ہووے ورووے دھووے ہی یا کہے تو کہ سووے کھووے ہی

آوے جاوے ہی لاوے اور کھووے یا کہے تو کہ دھاوے اور پاوے

پیوے جیوے و سیوے دبووے ہی یا کہے تو کہ کھیوے لیوے ہی

کہونکہ ہی اصل ہووے رووے و دھووے سووے کھووے کی اصل سووے و کھووے

آوے جاوے کی جاں آئے و جائے اس پر باقی سمجھ اسی صاحب رائے

لیکن انہیں سے خاص ہووے میں سے حذف یا ہی روا مرے پیارے

جیسے ہوا اور ہوں ہی تا آخر یاد رکھو تو اسی مرے دلبر

ماورائے میں یہ قاعدہ جاری نہیں کرتے ہیش یار جانو کبھی

امر غایب ہے جب مضارع کا ماخذ اسمیں بہر قاعدہ ہی روا

نفی کی بنامیں

میں نے جو کچھ کہ تجھ سے کہیں جھٹیں فعل مثبت کی تمہیں وہ تصریح یقین

لر تو چاہے کہ فعل نفی بنائے نفی کی تو علامت ان پر لائے

امر غایب اگر بناوے تو قاعدہ اسکا ہم سے من لے تو
 یا مجہول لاوے امی ناظر آخر امر واحد حاضر
 اس سے پیدا ہوا امر واحد غیب جمع ہونے سے حرف نہیں ہے ریب
 جیسے مارے وہ یا کہوے ماریں واحد جمع میں ہمیشہ کہیں
 نہیں کسی بنا میں

گر تو چاہے کہ فعل نہیں بنائے اول امر لفظ مت کو لاے
 یا کہ لاوے تو لفظ نہ کو کہی نہیں ہونے ہی حاصل اس سے بھی
 جیسے مت مار یا کہ مت مارے حاضر و غیب کی مثال ہیں بے
 اس طرح سے تو لفظ نہ کو لا اول امر دیا نہیں بنا
 کہیں لاتے ہیں لفظ مت جاناں طرف آخر کو جانو اہل اسماں
 جیسے کہتے ہیں مار مت اسکو کہہ دیا میں نے آگے تم جانو
 اس میں بھی مثال امر امی جاناں رفتی و مرد و نو ہیں یکساں
 بیان مضارع کا

گر مضارع کا تو سوال کرے غایب امر پر خیال کرے
 امر غایب کے یعنی صیغوں پر ہیں مضارع کے صیغے امی ولبر

بیان امرائے کا

جیسے تو یا کہ وہ کر یگا کہا کچھ نہیں کام ہی نظر آتا
 ہم باوے اب کرینگے یہ کام ہو میں خوش نام اسمیں یا بد نام
 تم کہاں میرے گھر کو آؤ گے پر اوہر سے ہمیشہ جاؤ گے
 تو یا وہ کہا کر یگی بیتھیں بہاں چاں تو یا وہ چلے بتاؤں جہاں
 کہا کر یگی وہ رندیاں میرا میں نے کچھ تو نہیں کیا انا
 تم مرے گھر میں سچ کب آؤ گی بن تمہارے نہیں ہی کچھ بھاتی
 میں کرونگا و یا کر دنگی میں امثالے سب کے سب یہی سب ہمیں
 بنا میں امر حاضر کی

امر حاضر بنا مرے دلبر بعد حذف علامت مصدر
 جسقدر بعد حذف باقی رہے واحد امر حاضر اسکاو کہے
 جمع میں اسکی دل رہا میرے و او مجہول بے گمان لاوے
 کچھ نہیں فرق اس میں یاد رکھو خواہ مذکر ہو یا مؤنث و
 جیسے تو مار یا کہ تم مارو رندی و مرد میں ہمیشہ کہو

امر غائب کی بنا میں

ضم کرے تو علامت اسے قبیل کی سمجھ میں نہ کہہ دیا احوال
 یعنی یگا و ینگے و وگے بعد اس ینگی و ینگی ہی پیارے
 پھر ہی او گے و اوگے اونگی آتھ علامت سے ہائیں سن اسی بھائی
 پر ہی مفرد میں گم مذکر ہو مشترک لفظ یڈنگا یا در کہو
 خواہ وہ غایب ہو یا کہ ہو حاضر دو نو صیغہ نمیش دو ہی ہی دایر
 جمع غایب و جمع متکلم کے لئے لفظ یڈنگے ہی دایم
 پر بشرطیکہ وہ مذکر ہو قاعدہ اسکا یہہ ہی یاد رکھو
 جو مخاطب کی جمع ہو تذکیر ہی علم اسکا اوگے سن اسی خیر
 گرمونٹ ہو و احد ای ناظر خواہ غایب ہو یا کہ ہو حاضر
 لفظ یڈنگی علامت اسکی ہی اشتراک سمجھ میں کریں وہی
 جمع انٹی میں ہی بشرط حضور لفظ اوگی علم ای اہل شعور
 جو مونٹ کی جمع غایب ہو کر علامت تو لفظ یڈنگی کو
 ہو جو واحد مذکر ای و انا متکلم تو ہی علم اسکا
 لفظ اوگے بتایا بے کم و کاست میری اس بات کو تو سمجھے راست
 اور مونٹ میں اسکی ہی بھائی گم ہو مفرد تو ہی علم اونگی

میتلم فقط مذ کمر ہو گمر علامت تو جان تا ہوں کو

اور مونث میں اس کے ای دلیبر لفظ تہی ہوں علم ہی باور کمر

بیان امثالے کا

جیسے تو یا کہ وہ یہہ کمر تا ہی ہر کسی سے نہیں وہ کرتا ہے

ہم باوے اب تو یہاں سے جاتے ہیں بعث دکھ یہاں اُتھاتے ہیں

تم کہاں میرے گھر کو آتے ہو ہر ادھر سے ہمیشہ جاتے ہو

تو یا وہ کمر تہی ہی یہاں کہا کام رکھ اسی طرز پر بنا کلام

کیا وہ کرتیں ہیں کام بیٹھی یہاں رو کو مت انہ کو جا میں جاہ میں جہاں

نہ مرے یہاں کہاں سے آتیں ہو سچ بتاؤ نہ جھوٹہ ہم سے کہو

میں ہمیشہ یہہ کام کمر تا ہوں یا کہ کمر تہی ہوں دل میں جو سمجھوں

جمع تانیث مطاقاً میں روا ہی علامت سے دالمانوں کا

تو مثال اسکی لے بنا پیارے سابق سے اگر وفوف رکھ

فعل مستقبل کی بنا میں

گمر بناوے تو فعل مستقبل لفظ مصدر سے اُنکو کمر حاصل

بعد حذف علامت مصدر آخر مابقی میں ای دلیبر

بعد ازاں واسطے مناسب کے قسح اقبال کو سن اے پیارے
 کسرہ ضم سے کیا ہی متبدل حفظ کی چشم سے نکر اوجھل
 فعل حال کی بنامیں

گر تو چاہے کہ فعل حال بنائے پہلے مصدر سے تو علم کو گراے
 بعد ازاں حال کی علامت کو آخر ما بقی میں ضم کرے
 بغضے تا ہی وتے ہیں اور تے ہی وتے ہیں ہمیشہ تیں ہو ای نیکو
 بعد ازاں تا ہوں نہیں ہوں یاد رکھو غافل اس بات سے کبھی تو نہ ہو
 ہووے فاعل جو مفرد اسی طالب خواہ حاضر ہو یا کہ ہو غایب
 لفظ تا ہی علم ہی دونو جا بشر اکت و لے مذکر کا
 جمع غایب و جمع متکلم کے لئے لفظ تے ہیں ہی و ایم
 پر ہو تذکیر یا رگر فاعل قاعدہ ووس،،، ہی توسنیو بدل
 جمع غایب اگر مونث ہو لفظ تیں ہیں علامت اسی خوشخو
 ہووے فاعل جو واحد انشی خواہ غایب یا حاضر اسی دانا
 لفظ تے ہی علم ہی دونو جا بشر اکت تو مان میرا کہا
 جمع تانیث ہو مخاطب گر لفظ تیں ہو علامت اسکی کر

قاعدے پر بنا کے دے جا رہی نہیں ہونے نہیں ایسی مرے بھائی
 جیسے کرنا سے یا کہ مرنا سے لفظ ماضی کی گھر بنا تو کرے
 اصل قانون پہ اس کے ایسی دانا چاہئے کہ کر ا ہوا اور مرا
 یہ ہیں اول میں یا کہتے کیا اور ثانی میں بولتے ہیں موا
 سبب اس کا اگرچہ میرے تئیں بہ تیقن سمجھ میں آیا نہیں
 کہونکہ یہاں جب قیاس کرتا ہوں تو وہی مستحکم نتیجہ منطقیوں
 میں مرد و مقدمات قیاس فکر کرانہیں گھر ہی نکتہ شناس
 یعنی دو حال سے نہیں خالی اصل انکی ہی جانیو بھائی
 یا صحیح الا خیر یا ہی غایب اس میں کچھ اور نہیں ہی قال و قیل
 گھر ثانی سے مشتق ایسی دابر اصل ہی کینا مونا باور کر
 تب موافق قیاس کے ہی کیا اور موا بر خلاف اسکے ہوا
 کہونکہ چاہیکہ یا الف ہو دے اسکے آخر میں گر لحاظ کرے
 یا کہ مشتق ہی یا اول سے اصل ہے کرنا مرنا تو جانے
 ہی کیا را کو برخلاف قیاس اصل اول میں سن ایسی نکتہ شناس
 حرف یا سے بدل و ثانی میں و او سے پھر کیا موا بولیں

یعنی مصدر اگر ہو متعدي اس سے مشتق جو ہووے ہی ماضی
 مطلق و یا قریب ہو یا بعید جب کہ مفعول اسکا ہووے فرید
 ہی بہر جا علامت مفرد و خواہ ہو جمع خواہ ہو واحد
 جیسے مارا ہی زید کو اسنے یا کہ مارا انہوں نے اسی پیارے
 اسنے بیچا ہی شبکو ایک گھوڑا تیز رویا انہوں نے ہی بیچا
 پر ہائش دو فعل اسے مستثنیٰ اسم کی بحث میں جنہیں ہی کہا
 اور جو مفعول جمع پر ہووے پر علامت سے خالی گھر ہووے
 جمع ہی برخلاف مفرد کے اسمیں مجہول یا تو لا یعنی
 کایا ہی یہ قاعدہ جاری غور کر دل میں ای مرے بھائی
 جیسے دیکھے ہائش ہمنے دے گھوڑے جنگی تعریف کہہ نہیں سکتے
 پھر جو مفعول کی علامت کو کرے مذکور تو سخن میں تو
 جمع کو رد کریں تب اسی بھائی سوے مفرد اگر مثال اسکی
 چاہے تو مجھ سے بار سن لینا جیسے گھوڑو نکو ہمنے مول لیا

تذہ

ہی تخیر اسمیں دو مصدر ہیں جب کہ ماضی کو مشتق اُن سے کریں

آخر ما بقی میں کر تو نظر ہی صحیح یا غلیل اسی دلیل
 گر صحیح ہووے تو الف کو لا بعد آخر ہمیشہ مان کہا

لفظ مفرد میں اسی مرے پیارے یا مجھوں جمع میں لاوے
 جیسے بولا وہ یا کہوے بولے مفرد و جمع میں ہمیشہ کہے

لیکن اس حکم سے اسی نکتہ شناس ہینگے مصدر و برخلاف قیاس

ایک کرنا ہی دوسرا مرنا منحرف اس بنا سے ہی چلتا

اسکا تہیہ میں سبب پیارے دو ٹکا بتلا کے کر خدا چاہے

کر ہو آخر غلیل اسی بھائی یا الف ہی علامت ماضی

لفظ و خداں میں پھر آگے سنو یا مجھوں جمع میں لاوے

جیسے آیا وہ یا کہوے آئے مفرد و جمع میں ہمیشہ کہے

پہر ہی اس قاعدے سے یک مصدر برخلاف قیاس اسی دلیل

جدھے ہونا سے کر کرے مشتق صیغہ ماضی ہی ہوا برحق

لیکن اسکا قیاس ہو یا ہی جس طرح رویا یا کہ بویا ہی

جان ایک رنزی یہاں پنہاں جسکو کردوں میں تیرے پاس بیان

جیسے مارا ہی پیش نے یا مہنے ماضی کی ہی مثال یاد رکھو

جو کہ موجود ہر زمانے سے وال ہو تا ہی حال کہو اسے

جیسے تو مارتا ہی اب فی الحال یا کہ تم مارتے ہو اس کی مثال

اور زمانوں سے جو کہ آویگا اسکے اوپر جو وال ہو ویگا

اس کو کہتے ہیں یا مستقبل ہو جو لینا اگر تو ہی عاقل

جیسے مار یگا یا کہ ماریں گے وہ یاد دے ہیں یہ امثلے اسکے

پھر اسی قسم کو دو قسم کیا نام ہر کا جدا جدا ہی رکھا

قسم ثالث سے یعنی امی دابر وال ہو جو طلب کے معنی پر

امر اس فعل کا رکھا ہی نام یاد کر لے بر آوے تیرا کام

جیسے تو مار یا کہ مار و تم ہیں مثال امر کی بہم سن لو تم

اور جو وال منع کے اوپر نہیں ہی نام اس کا امی دابر

جیسے مت مار یا نہ مارو تم ہی نظیر اس کی تو نہ کر یو گم

فعل ماضی کی بنائیں

فعل ماضی کی گر بنا پو چھ قاعدہ اس کا اس طرح سن لے

پہلے مصدر کی تو علامت کو حذف کر بعد اسکے امی خوشخو

کچھ نہیں فرق اسمیں اسی جاہد خواہ فاعل ہو جمع یا مفرد

جیسے پیالے شراب کے پیارے ساقی یا ساقیوں نے لاکے دھرے

اور جو مفعول ہو وہ مفرد ہو فعل مفرد تو ہو لیو و لبر

جیسے گھوڑا ہی زید نے بیچا چار شخصوں نے اسکا مول کیا

پھر جو مفعول میں علامت ہو فعل واحد ہی تب یہہ یاد رکھو

خواہ وہ مفعول جمع ہو وے یا کہ مفرد ہو اسی مرے پیارے

جیسے پیالکو یا پیالوں کو ساقیوں نے رکھا ہی آکر لو

اور جو تحقیق چاہے تو اسکی فعل کی بحث میں لگا اب جی

فعل کی بحث میں

فعل اسکو کہیں کہ جو ہر حال ایک معنی پہ حسب استقلال

اس دلالت میں یعنی اسی بھائی نہ ہو محتاج دوسریکا کبھی

تین میں سے کسی زمانے پر مشتمل ہم وہ ہو ہی اسی دلبر

ایک ماضی ہی دوسرا ہی حال تیسرا انکا ہیگا اسنقباں

اسلئے پہلے کرتے ہیں بھائی حال تقسیم تین قسم اسکی

ماضی وہ ہی کہ جو گزشتے پر ہی دلالت کرے تو باور کر

ہی مثال اسکی بار احکاموں اسطرح سے کہے تو علماؤں

پر فصاحت کی حد میں تے داخل نہیں کہتے ہیں جو کہ ہیں کامل

بیان میں اسم تصغیر کے

گر تو تصغیر اسم کی چاہے اسکے آخر میں یا اول سے

ہی مثال اسکی کہ تیا د ہند یا اسطرح سے ہی دیا و کھنڈ یا

اور کبھی حرف تریا کو لاتے ہیں اسم تصغیر جب بنائے ہیں

جیسے انگہری پانگہری اسی بھائی ہی اسطرح سے مثال اسکی

پر ہی بہ قسم شاذ اول سے اسکی افراد گرتتبع کرے

اور کبھی حرف وا سے بھی دلبر اسم تصغیر تو بنایا کر

جیسے بتوا چھکروا اسکی مثال چاہے گر تو بنالے اسی خوشحال

ہر اشذ الشذوذ یہ سب سے گر تفحص کرے تو اسی بیمارے

فعل کی جمع میں

متعدی جو ہو قریب و بعید جمع کرنے میں اسکی سن اسی سعید

کرنے ہنگے رعایت مفعول یاد کر لے ہی قاعقہ مفعول

یعنی مفعول جمع گر ہووے فعل کو تب تو جمع سے اولے

جیسے پیش نے تجھے مہینوں سے بلکہ برسوں سے دھونڈھا ہی پیارے

تذہ

جمع ہندی کبھی ہی ادھر فارسیکے طریق کے ادھر

ہیش مثال اسکی باتاں اور راتاں یاد کر لے بتا یا پیش نے نشان

اور کبھی فارسی و عربی کی جمع کو رجختے میں اسی بھائی

بولتے ہیش ہمیشہ اہل زبان واقف اس سے ہی ہر محاورہ دان

جیسے کہتے ہیش سا لہا ہمنے روگنواے ہیش عشق میں تیرے

گر مغان بادہ ایسا بہ کو پلائیں کیفی ہم پل میں پھر نکہوں ہو جائیں

چال اشرف کی جو سبکا ہو گئے عزت اپنی ہمیشہ پاؤ گئے

اصل میں اپنی جو کہ ہیش خیا ان سے ہر گز کبھی نہ ہو وے خطا

کر یہ و فضلہ کی بھائی تو تعظیم بات کرنا ہی ان سے بات کریم

کونکہ علما ہیش دیں کے ارکان انکی تعظیم میں سعادت جان

اس طرح جتنے املے چاہے اپنے جی میں خیال تو کر لے

آخری

جمع عربی و فارسی میں کبھی لاتے ہینگے علامت ہندی

جیسے لڑکوں نے ہی غلاموں کو مارا لیکن پرانہ کو کچھ نہ کہو

مستقرات

جب کوئی اسم پر ہو اسم عدد جمع کسی احتیاج ہووے نہ تد
خواہ فاعل ہو یا کہ ہو مفعول رکھے اس حکم میں ہیش دونو شمول
جیسے آئے تھے چار مرد یہاں کرنے کچھ تھے عجوبہ نقل بیان
یا کہ مارا ہی چار مرد کتیں کہو مفعول میں ہمیشہ تین
اس طرح ا مثلاً بنا لینا دل میں اپنے قیاس ہو جتنا

آخری

اسم ظرف اور یا اسم عدد جمع ہوں و ادونوں سے جانو تد
دہنے ہووے عدد سے حصہ مفاد حفظ سے جسکے ہووے تو دل شاد
لیکن اس میں احاد اور عشرات ہیش فقط خاص پر الوف مات
اور لاکھ اور کروڑ جو ہووے تب وے کثرت پہ دال ہیش ہونے
جیسے تیسوں ہیش چاروں تا آخر یادسوں بیسوں تیسوں تا آخر
سیکڑوں اور ہزاروں لاکھوں ہیں ا مثلاً یاد رکھ کر و ر و ہیش
اور ہوتا ہ اسم ظرف مدام دال کثرت ہ صرف اسی خوشام

دوسرا یا کہ تیسرا پیشک
 جمع کے وقت اسکی وہ حرکت
 جسے برسوں گذر گئے دلبر
 چاکروں نوکروں سے بھی گاہے
 اس متبدل کی جمع میں

اشم سے جسمیں ہوئے ہی تبدیل
 فنا علی مائیں بخیر نے کے جو ہو
 لحرف آخر سے ہر بدل بہہ یا
 جیسے کہ تہے اور گھوڑے
 گریہ و مفعول ایسی جمع کہہ
 حکم مذکور میں تب کا نشانہ ہی

جیسے کہا نے مزید کے بیٹے
 کیسے در زنی لے پیش سے کپڑے
 ہر جو کون اور کتیں ہو اسکے بعد
 ایسی جمعوں کی تب علامت جاں
 آپ نے کہا ایلہ جی نہ کیوں چاہیے
 دل میں ہر گز نہ ملیر نے بھلاؤں نے
 چاکوئی حرف امعنوی الی

جیسے روٹی کی جمع میں جانان روٹیاں بولتے ہیں اہل زبان

ہر مذہبی میں مطاقا جو ہو واو مجہول جمع میں لاؤ

جیسے کہتا ہی تو کہ امی لوگو داد میں میری تم زرا پہنچو

لڑکیو چپ رہو نہ اثنارو پہنچو مٹھاسی دھری امی آکے لو

گر شرارت کرو تم امی لڑکو پیت والا لو نکا آگے یاد رکھو

خواہ اضافی ہوں یا کہ ہوں ظرفی حالتیں یا کہ ہو وہیں مفحوی

انہیں اسما و خیر متبدل کی ہو گر جمع تو سن امی عاقل

یا دونوں انکے لا تو آخر کو خواہ مذکر ہوں یا مونث دو

یا کہ ہو ظرف معنوی کا گزار انکی جمعوں کے بعد امی ولد ار

حاکم مذکور میں ہیں سب یکساں کہتے ہیں اسطر ح سے اہل لسان

جیسے مرد و نکا یا کتابوں کا ساقیو نکا ہی یا کہ زردوں کا

یا کہ مردوں میں یا کتابوں میں ساقیوں میں ہی یا کہ زردوں میں

یا کہ مرد و نکو یا کتابوں کو ساقیو نکو ہر یا کہ زردوں کو

یا کہ مردوں نے یا کتابوں سے ساقیوں سے ہی یا کہ زردوں نے

یا کہ مردوں نے یا کتابوں سے ساقیوں سے ہی یا کہ زردوں نے

ساقی محاسن میں آنکر بیٹھ
 آویں گردش میں کوئی دم پیالے
 پر نکالیں ہیش جمعیت اسکی
 فعل کی جمع سے سن اسی بھائی
 مگر آوے ہی جسکے پیچھے نے
 واو نوں ہی علامت اسکے لئے
 جیسے مردوں نے یہ لڑائی کی
 بہرہ چلی کہ پرت میں ندی خوں کہ
 ساقیوں نے بلائی ابسی می
 غیر مستی نہ سو جھہ ہی کچھ شہی
 اور مونث جو ہووے انہیں سے
 جسکے آخر نہ حرف ثی آوے
 جمع کی اسکی تب علامت یار
 یاد نوں ہی میں کردیا اظہار
 حالت فاعلی ہیں یاد رکھو
 میری بہرہ بات تم بھر آگے چلو
 ایسی جمعوں کا نام اسی بھائی
 فاعلی ہی براہے مفہو لی
 جیسے تو نے پڑھی کتابیں کی
 کسکا کسکا بیان انہیں ہی
 عورتیں گو کہ خواصورت ہاں
 تیری باتیں ہیں مصریوں کی
 پر و ناگر نہیں تو صورت ہاں
 اس طرح الکی امثال و نظائر
 لیکن آخر میں جسکے ہووے ثی
 دل سے سنیر جو کچھ ہیش کہتا ہوں
 ہی علامت یقین الف اور نوں
 فاعلی پیچ جمع کی اسکی
 دل سے سنیر جو کچھ ہیش کہتا ہوں

ہی مذاثر کی حالت انہیں سے پانچویں یاد رکھو اسی پیارے
 اسم جس کے سبب منادی ہو تم مذاثر کی حالت اسکو کہو
 آتھہ ہند میں ہائیں مذاثر کے حروف تجھ پہ کرتا ہوں ایک بیک مکشوف
 او ا جی ہوت اور ارے اور رے بعد از ان ہی اے و بے اور اے
 تنبیہ

اور ارے اور اے ا جی و ا بے سب منادا کے آتے ہیں پہلے
 رے و بے ہوت خاص آخر کو ہیں مری جان جی لگا کے سنو
 ہر ارے و ا بے و رے آتے ہیں واسطے حقارت کے
 عہر ہی سے بھی جانو حرف ندا بولے ہیں اہل ہند اسی اور یا
 خواہ اول میں آوین یا آخر حذف انکا بھی ہی رواد لبر
 بیان میں جمع کے

اسم سے جو ہو پا صفت میں سے گرنہ تبدیاں اسمیں کچھ ہو وے
 جمع تذکیر کے لئے اسکی حالت فاعلی میں اسی بھائی
 کچھ علامت نہیں مقرر ہی یاد رکھ تیرے تیش یہہ ہتر ہی
 جیسے لڑھنے ہزار مرد گئے دیکھئے اب خدا ہی کیا چاہے

حالت ظرفیہ کے بیان میں

حالت ظرفیہ ہی جو نہیں کا نام تعریف اسکی سن لینا

اسم مصداق ہووے جسکے لئے ظرف کا ظرفیہ تو کہیو اسے

اسکی دو قسم اولی جانان ہی ماکاں وزمان دیامیش نشان

پھر ہر ایک کی دو قسم ہی مہم ایک محدود دوسری مبہم

ہی وہ محدود جو معین ہو مسجد و گھر مثال اسکی لو

برخلاف اسکے جان مبہم کو یعنی تحدید جسمیں جاری نہو

اسکی تمثیل میں جگہ اور تھاؤں کہد یا یاد کر جو نکلے نانون

اسطرح سے زمان مبہم کی وقت وساعت مثال لے بھائی

اور محدود کی مہینا وین کہد یا حفظ کر تورات اور دن

ظرف کی ہی علامت امی دہر لفظ میں اور بیچ باور کر

اور کو بھی مجازاً امی پیارے واسطے ظرفیہ کے ہی آوے

کہیں مذکور انہکو کرتے ہیں کہیں تقدیر میں نہ بھولے تیں

جیسے تم گھر میں یا کہ گھر جاؤ یا قیر نکو اسطرح جانو

حالت ندائی کے بیان میں

جو نوین صفحے میں آٹھ بیات کے بعد جتنے شعر آخر صفحہ تک ہیں

سب زیادہ چھاپے کی غلطی سے واقع ہوئے ہیں کیونکہ وہ مثالیں ایک

قسم جمع کی ہیں جو آگے آویزگیں اور پچھونیں صفحے یعنی اس میں

اضافات کی قسم نانی کی مثال سے لیکر سب سے صحیح ہیں۔

جیسے سو نیکی بہم خراہی یعنی ہر گز نہیں بہہ سکی ہی

اس طرح اسکے امثلے و نظیر آئے ہیں گفتگو میں یار کثیر

لفظ آپ کی اضافت میں

آپ کے لفظ میں سن اسی شخو گفتگو میں مضاف الینہ جو

جاری ہوتے وقت عہدے میں مدام ورد کرنا ہی چنانکہ صبح اور شام

ایک وہی کہ اسکے آخر میں کاو گئے اور کہی گویا میں لاویں

جیسے ہی چاہا الہی آخر دو سہرا لفظ لانا کو اسی ناظر

اس کے آخر میں ہر محاورہ دان وصال کرنا ہی اسی مرے جانان

پر ہی کچھ فرق انہیں یاد رکھو کشف کرتا ہوں تجھ پہ میں جسکو

کہ خطاب و اشارے میں ہیں گا ناظمیروں میں عام ہی ہر جا

امثلے میں نے جو کئے مذکور فرق الیہ وہوندہ کے جو رکھے شعور

کہونکہ مطابق گو جب کہ قید لگے اسکی تعمیم میں خصوص آدے
 جیسے موصوف کو صفت سے کبھی ہوتی تخصیص حاصل ای بھائی
 گائیہ ہر یہہ قاعدہ ہی بندھا فائدہ قید کا خصوص ہوا
 ورنہ پھر مطابق و مقید بار متغایرق کبھی نہو ز نہار
 جب اضافت کا رتبہ تقید ہی وہ تخصیص کا بھی ہو ہی مفید
 یعنی کر دیوے کم شراکت سے و ایما وہ مضاف کو پیارے
 جسے یہہ گھر ہی مرد کا یعنی کچھہ تعاق نہ اس کا عورت سے
 یا کہ ابہام کو کرے ہی دور حفظ میں اس کے تو نکر بوقصور
 جسے کہئے کہ بندے اور گھوڑے تمھے کسی وقت پاس بھی میرے
 لہر ہو مفعول ایسی جمع کبھی کو کنیش سے بھی ہووے وہ خالی
 حکم مذکور میں تب یکساں ہی سمجھے ہی اسکو جو کہ انسان ہی
 جیسے کھانے مزے یکے پاکو ایئے آپ نے کھائے جی نہ کہوں چاہے
 کہتے درزی نے ہاش سئے کپڑے دل میں ہرگز نہ میرے بھاوین دے
 پھر جو کہ اور کتیں ہو اسکے بعد یا کوئی حرف معنوی ای سعد
 ایسی جموں کی تب علامت جاں وادو نوں کو پہنچنے سے ہی ندان

اصل اضافت کی ہی وہ ہندی ہمیں کہ مقدم مضاف ایسہ کو کمر میں

اور موخر کر بن مضاف کہتیں وقت ترکیب کے سنا یا پیش

جیسے خالد کا گھر مجھے تو بتا میرے تیں ہی ضرور وہاں جانا

عکس بھی اسکا جائز اسی دلدار ہی فرا مویش تو ناکر ز نہار

من علامت ہی بن اضافت کی بحث میں انکی ہی لگانا جی

کا ہی مفرد کی گرمذ کمر ہو جمع کی اسکی جان نو کے کو

کی ہی تانیث کی عموما یار مفرد و جمع میں کمرے ہی گزار

تفریق ایک بتاؤں میں معقول جمع تذکیر میں ہی یا مجہول

اور معروف ہی مونث میں اسطرح گفتگو میں ہمیش بولیں

پر ہی انہیں سے حرف کا دلبر متصرف بحرف و ظرف اکثر

یا کہ بعد اسکے ہوں یہ چار الفاظ تہا کو واجب ہی اُن پہ کرنا لحاظ

انک لفظ انہیں سے مطابق ہی دوسرا انہیں سے موافق ہی

تیسرا لفظ ساتھ اور چوتھا ہی برابر نہ میں نے اور سنا

اضافت کے فائدے میں

جب اضافت کی ہوئے ہی تب تب مضاف میں تخصیص

پہنچنے گھوڑا کو جلد لاوے حضور ہم کو ہونا سوار ہی منظور
 ہر جو ہوں جمع بار دو مفعول خواہ موصول آدیں یا مفعول
 حذف تب ہی ضرور ثانی سے جیسے تو زید کو دے کچھ پیسے
 ہو جو مفعول فعلی جعلی کا سے کو لاتے کہیں ہمیں کو کی جا
 کی ملاقات میں نے ہی اسے لے نظیر اسکی یہہ اگر چاہے
 اور کہیں کو دسے میں تو مختار ہی جسے چاہے لاوے اسی دلدار
 پہرے) کچھ فرق یعنی اسے سبب اس کے مفعول میں ہی آوے جب
 متعدی ہو تب بدو مفعول ہو جھٹے میں یہہ فرق اہل عقول
 جیسے میں نے بیان اسے کیا اس طرح سے کہ کچھ نہیں چھوٹا

حالت اضافی کے بیان میں

تیسری حالت اضافی ہی بتصور دوشمی سے آتی ہی
 یعنی نسبت دو ہی دو لفظوں میں اس لئے میں اضافت اسکو کہیں
 جسے نسبت کرے مضاف ہی وہ سوچ اور چھوڑ اسے گداف ہی وہ
 اور نسبت کریں طرف جسکی نام اسکا مضاف الیہ بھائی

اسم مفعول ہووے جسکے سبب اسکا مفعول کی رکھنا نام و لقب
 اسکی پہچان کی علامت کو پوچھ کر تو تو ہی کہیں اور کو
 یاے مجہول تیسری اسے پہلی کچھ فرق میں بتاؤں تجھے
 حسب الحاق پہلی دونوں عام ہاں ہر اسم اسی مبارک نام
 اسم ظاہر ہو یا کہ ہووے ضمیر خواہ موصول صاحب تدبیر
 اسم اشارہ ہو یا کہ اسم تہم نام آئی ہاں پہلی دونوں حسب میں تمام
 جیسے مارا ہے میں نے زید کہیں عمر کو اتہام دیوے تیں
 اسکو یا اسکا تو گھر سے نکال کر لئے ہیں دو نور و زنگ و جدال
 جسکو یا جسکے بلا یا تھا آپ نے اسکو حضور ہی آیا
 غیر ظاہر کے باقیوں میں اخیر انکی ہی یاد رکھیو باشتظیر
 جیسے کہتا ہی تو اسے یا اسے اسم موصول میں کہے تو جسے
 پھر جو مفعول سے ہو اسم تہم نام تو کہے کہیو اسی مبارک نام
 انکی جمع و نمیں اسی مرے پہلے یاے مجہول اسطرح لاوے
 ہی روا گفتگو میں اسی دانا حذف مفعول کی علامت کا
 جیسے کہتے کہ کوئی ہی اس جا کہیو سائپس کو کہ گھر آلا

بیان میں حالات اسم کے

حالتیں اسم کی جو تو ہو چھ پنج سے بیشتر نہیں پہاڑے

حالت فاعلی ہی انہیں سے اول ای بار کہد یا میں تجھے

اسم سے ہو وے بار جسکے سبب فعل صا و ر تو فاعلی کہہ تب

یا کہ جسکے سبب سے ہو قائم ذات میں اسکی فعل ای ناظم

کہیو تب بھی تو فاعلی اسکو صافحہ دل میں اسکو نقش کرو

جب سے خالد کو زید نے مارا حسرتا خالد اسے مر ہی گیا

بیان میں اسکے کہ فعل کے فاعل میں نے اتنا ہی اور کسکے نہیں

و ای بھی کے سوا ہو جو ماضی ہو و لیکن ہمیشہ متعدی

انکے فاعل کی ہی علامت ہے حفظ کرا یہاں و ای مرے پہاڑے

پر ہمیش دو فعل اسے مستثنیٰ ہی مثال انکی ہو لانا

ماورا انکے جو کہ ہمیش افعال لازمی یا مضارع یا ہو حال

ہمیش علامت سے بے نیاز انکے فاعل یہہ جانو و لر با میر نے

حالات منفی والی کے بیان میں

میری انوش ہے ہی منفی والی بحث میں اسکی رکھیو مشغولی

فعل تذکیر شبہی لانا ضرور ہووے فاعل اُنات یا ہو ذکر

جیسے کھایا ہی بیش نے روتی کو در سخن کا اسطرح کہو لو

ہر بیش دو فعل اسے مستثنیٰ ہی مثال اُنکی ہو لانا

پھر جو تفصیل سب کی ہی چاہے فعل کی بحث بیچ تو ہادی

کیفیت استعمال مصدر کی

کبھی مصدر کو بولنا ہی روا لفظ تانیث ہر سن ای دانا

ہر تانیث اسباب مفعول ہی زبان دان سے اسطرح منقول

جیسے جو بات کہنی مجھ کو تھی شیر بیش اسگھرتی سو بیش نے کہی

بیان قارب فاعل کا

قارب فاعل جہاں کہیں ہووے فعل میں اختلاف بیش کرتے

اکثر اسپر بیش قارب ہووے جب کرتے بیش تب رعایت اقرب

جیسے رندی تھی مرو ہو وہ گیا کہا عجوبہ پھر اُسے ہو وگا

نکتہ کے انداز میں

اور عدد و بیش سے جو صفت ہووے حال تانیث میں جو بولیں اسے

اسکے آخر کے حرف و ان کتیش یا معروف سے کہیں بیش و

ہو و الا

شترہ حرف ہائے نہجی میں گفتگو میں کہیں مونث انہیں
 ب و پ ت ث اور چ اور ح وال اور ذ ال ر و ز و ح
 طوی طوی اور واوہ اورے بول میں تو مونث انکو کہے
 بعض لفظوں میں جیسے فکر و جان کرتے ہیں اختلاف اہل لسان
 کوئے، مذکر کوئی مونث انہیں بولتا یوں نہیں ہوگا باتوں میں
 اس طرح اور کتنے ہیں الفاظ مختلف فیہ کر کے تو لحاظ
 بیان میں فعل کی تذکیر و تانیث کے
 فعل ماضی سے جو کرے تعدید خواہ مطلق ہو یا قریب و بعید
 گفتگو میں جو بولیں اہل عقول کرنے ہیں وے رعایت مفعول
 یعنی مفعول گر مذکر ہو فعل تذکیر لانے ہیں تب دو
 جیسے کھانا ہی میں نے کھایا ابھی بھر نہیں احتیاج کھانہ کی
 اور جو مفعول اُنکا ہو اُنسی فعل ہی تب مونث اسی دانا
 جیسے میں نے جو بات تجھ کو کہی برخلاف اسکے تو نہ کہائی
 فرق اسمیں نہیں ہی اسی بیانا ہو وے فاعل ذ کو ریا انتی
 ہر جو مفعول کی علامت کو کرے مذکور تو سخن میں تو

اور جو تانیث ہوئے اسی بھائی کہو تانیث میں صفت کو بھی
جیسے کہئے جو ہوئے خوش خصاٹ بھی بھائی رندیوں سے یہ غور است
ملقہ قات

چاکر و نوکر اور رخد مہار دوسرا لفظ کافر اسی و لدار
لانس و آدمی اسامی بھی گن دیئے تیرے میں میں لفظ کی
مشترک دونوں میں ہی تم جانو خواہ مذکر ہو یا مؤنث ہو
تفرقہ انہیں چاہے گریخی الحال تو اضافت کے حرف سے تو نکال
یا کہ افعال اور صفت سے بھی تفرقہ تو نکال اسی بھائی

جیسے کہنکا یہ مرد ہی نوکر کسی نوکر یہ رندی یا چاکر
ہی بھلا آدمی اگر یہ مرد تو کہیکو ندیوے و کہہ اور درو

اور بھائی آدمی جو رندی ہی ہر کسی کے وہ دل میں بھاتی ہی
اسطرح فعل کو مذکر لا گر مذکر ہو ما صدق اتکا

اور مؤنث جو ہوئے اسی بھائی فعل کو لاوے تو مؤنث بھی

باقیو نکال اسطرح سے قیاس اپنے دل میں تو کر لے بے اسواس

فارسی کا جو حاصل مصدر ہی مؤنث تو بول اسی دلبر

اسکے آخر میں حرف شین آئے یا کہ معروض یا سے اسکو کہے
 دو نوصورت میں اسکا استعمال کرتے تانیث پر ہیں اہاں کمال
 جیسے اسکی بہت سفارش کی ویش نے پر کچھ ویاں نہ بن آئی
 خرچ کم کر جو کم ہو آمدنی تو کہا مان سیم اور ز رکی
 گفتگو میں ہی ہر بہ قسم اخیر نوع اول سے کم تر و تقطیر
 آخری

جو کہ مہم ہی اسم جنسوں سے نہ و مادہ کے حق میں اسی پیارے
 واسطے تقرقے کے لاتے ہیں نہ کے آخر الف بتا یا میں
 آخر مادہ حرف ٹی لاوین گفتگو میں جہاں کہیں بولیں
 جیسے ہر ناکی مادہ ہی ہر ٹی اور مرغالکی مادہ ہر مرغی
 آخری

ہی صفت جتنی کیا وہ سب تابع موصوف کے ہیں اپنے سب
 یعنی موصوف جب مذکر ہو تو مذکر صفت کو بھی کہیو
 جیسے یہ مرد ہی ہر صفت سے دیں اور دل اور دہب چھب سے
 فعل تذکیر تب ہی لانا ضرور ہو وے فاعل انا یا ہو ذکور

لا حقیقی واپس جو سماعی ہی دور دشن ہر محض میں آنی ہی
 ایک وہی کہ جو علامت سے گفتگو بیچنے نہا ز آوے
 جیسے پہہ شاں سچ کہو کسکی خیر کی با کہ نیری ہی سچ کی
 اور اسطرح ہائیں مثال کثیر نہیں محض ہی اپنے جو ہائیں خیر
 دوسری وہ کہ جو علامت کے گفتگو میں کبھی نہیں آوے
 یعنی ہی وہ کہ جسکے آخر میں بولنے والے حرف نالادیں
 بہا بقا میں نے دی مثال اسکی وہ بیان کر اپنے دل میں امی بھائی

نکاتہ

وزن تفعیل پر جو لفظ آوے ریختے میں کہ ہیں مونث اسے
 جیسے میں نے بہت ہی کی تدبیر حق وہی جو خدا کی ہی تقدیر
 اسطرح ہر قیاس نو کر لے جتنے چاہے تو امثالے اسکے
 پر ہی تعویذ اسے مستثنیٰ اُردو والوں سے ہائیں نے یوں ہی سہنا
 یا کہ ہیں قافیہ کسی ہو منظور گر رعایت ذکر کو رانا ضرور
 صہا لہا جیسے میں نے کی شہیر اسکے دل میں کیا نہ کچھ نا شیر

آخری

اور بعضی ہی انسی ای دلیبر مشترک دو نومیں وہی پیش نے خبر
 گرتو تفصیل سب کی ہی چاہے امثالے سے بیاباں سن ہمیں
 لا حقیقی کے واسطے ہی نا گئی ونہی مشترک ہیش دو نوجان
 جیسے قدرت کتابت و محنت طاقت و قوت و سکت ہمت
 اور بکری و روتی اور ہنسی شیرنی بہہ مثال شرکت گئی
 ان سوا سن ای صاحب اخلاص بھی حقیقی سب علامت خاص
 جیسے نائین و نہد تائین ہی دوہو بن و ولہن اور لہارن ہی
 اور ہوانی و مہرائی پھر نایکا سے کیا سخن آخر

تذکرہ

تک نظر اس مقام میں واجب تجوہ پہ کرنا ہی گرتو ہی طالب
 یعنی نے ہیش علامتیں جنکی کچھ تفاوت ہی ذات میں انکی
 جسمیں تائید جنس کی ہووے یاے معروف و حرف نا آوے
 ماورائے ای مرے دلیبر ہیش علم جنس کے لئے یک خبر
 امثالے سبکے ہو چکے مذکور وہو تہاے فرق گرتو رکھے شعور

نکتہ

لاشعری کی پھر ہوئی دو قسم
 پہلی قیاسی نہما علی جنس کا اسم
 قاعدے پر جو مثبت ہو وہی
 ای ہر اور قیاسی کہ ہو اسے
 جیسے کہ تباہی تو کہ جسمیں ہو
 مثلاً تباہی مو نہت اسکو کہو
 اور فقدان قاعدہ ہو جہاں
 پہلی نہما علی کا یا و وہی نشان
 یعنی موقوف پہی سباعت پر
 ضابطہ پکا نہیں ہی کچھ وہاں اثر
 جیسے کہتے کہ یہ کتاب اچھی
 ہی لکھی خوب ہی بحرف جلی
 محبتیں میری سبب ہوئیں بر باد
 قدر میری نہ جانی ہی فریاد
 جب سے اس کے مرے لگن ہی لگی
 تب سے کچھ میرے تیش نہیں بھائی
 بھیر لگتی ہی دیکھتے ہی مجھے
 تب سے کچھ میرے تیش نہیں بھائی
 فوج غم کی نے مجھ کو ہی گھیرا
 اس میں کچھ بس مرا نہیں چلنا
 علامت تانیٹ کے تفرقے میں
 علامت چرمال سے چھرا تا ہوں
 جتنی تانیٹ کی علامت کو
 تو نے جانا ہی وہ بان سرب کربو
 کہہ نکلا نہیں سے بعضے ہی بھائی
 ہی علامت فقط حقیقی کی
 اور بعض انہوں سے ایسی ہی
 علامت حقیقی میں خاص آتی ہی

پھر جہاں و رضا و بنا و جفا اور شمشاد میں میں نے تجھ کو کہا

فکر اسکا ہے یہاں چاند کو رہا سابقاً جس میں صرف یہی قصور

لیکن اس حکم میں منابر میں اسلئے یہاں کہا ہے کہ یہاں میں

تو مجھے کہ ہو چکے محصور پر سے الفاظ چند ہیں مشہور

تھو نہ ہونے میں اگر کرے تو غور نکلے شاید کہ لفظ کوئی اور

یہی معنی میں اکثر یہ کہہ دیا میں نے یا اور کہ اسے

بیان میں تا نیت کے

جانیو تو مونث اسی کھائی جسکے آخر میں ہوں سے حرف کی

مئی ویں ان و نی و آ آنی پر تو معروف یا سے پر و نیوی

بعد از ان نون و تا بتا یا میں پر ہمیشہ سے و و سا کن میں

وہی تقسیم اُسکی کہتے ہیں ضبط قانون میں جو کہ رہتے ہیں

ایک حقیقی ہی دوسری کا نام لا حقیقی رکھا ہی اسی فرجام

ہو مقابلی میں جسکے حیوان سے ایک مذکر حقیقی جان اُسے

اور جو ایسا نہ ہو اسی کھائی وہی تنظیر لا حقیقی کی

تقسیم لا حقیقی کی

اس کے انکے ہمیشہ جو پر ظاہر جسکے لانے میں تو نہیں قاصر

اور عدد میں سے جو صفت ہووے اسکے آخر میں جب کہ واں آوے

اسکی تبدیلیاں وہیں سے ہو حاصل یاے مجہول سے نہ ہو خاف

جیسے دسواں کو تو کہتے دسویں وقت تبدیل غور کرا سمجھیں

جو کہ ہمیشہ اور اسم انکے سوا خواہ مذکر ہو یا کہ ہو انشی

یعنی آخر میں جسکے امی دانا ہونہ والف بھی مقصورہ

انہیں تبدیل کچھ نہیں ہوتی سنے ہم سے مثال کچھ انکی

جیسے مطرب ہی اور چنگ درباب ساقی و ساغر و شراب و کیاب

گر صفت میں کرے ہی تو جد و کد دیکھ لے سرخ و زرد و نیک و بد

بیان میں اسم مذکر کے

اسم سے جسکے آخر امی پیارے لے موقوف اور الف ہووے

جانیو تو مذکر اسکتیں بہہ سخن ہووے تیرے ذہن نشیں

گلیہ پر نہیں ہی بہہ قانون میری اس بات کو خجان زبوں

کہونکہ الفاظ چند مستثنیٰ است ہمیشہ ابھی ہوں کہہ دیتا

جیسے وے ہمیشہ دعا سزا و قبا ہمیشہ نضا و قضا بلا و غذا

بابا اور میرزا پتا سودا اور صفا و مصفا و داتا

بعد ازان انسے لفظ پیدا ہی بھول مت اُسکو گرتو دانا ہی

نکتہ

ایک مرکب اگر یہ کر تحصیل دو نو اسموں سے جن میں ہو تبدیل

پھر جو بعد اسکے حرف و ظرف آوے دو نو جزکتیں بدل دالے

ہیگی اسکی گلے کہتے سے مثال اور بھی کتنی ہیش کرے جو خیال

الغرض حرف و ظرف سے دہر اسم تصریف کو تو بد لا کر

خواہوے تقدیر میں ہوں یا مذکور انسے تبدیل اسم کی ہی ضرور

جیسے کہتے ہیش اپنے گھر جاؤ اسے آگے تم اور یہاں نہ ہو

حرف عربی و فارسی کے بھی ہوتے اسباب صرف کے ہیش کہ بھی

جیسے دلی سے لیکے تادما کے مہینے کسی سپر اسی مرے پیارے

یا کہے تو بغیر از کھانے جان نکاستی ہے اب بدن میں سے

اور اضافے حرف میں سے کا صرف میں اسم سما ہی اسی دانا

جیسے کہتا ہی گرنپاوے تھاؤں میں مسافر ہوں کسیکے گھر کو جاؤں

حرف تشبیہ جتنے ہیش بھائی ہو ہی تصریف ان میں بھی جاری

جیسے کہ تھے ہیں بند بکاہی گھر شہر دہلی میں بہان سے کوسوں پر
 پانچ اشرفی تھی میرے دے میں ہو چکی صرف کھانے پینے میں
 اب تو محتاج ہوں میں پیسے سے باز آیا ہوں اپنے جینے سے
 لیکن امید حق تعالیٰ سے ہی سبھی کو فلاح وہ بخشے
 بھوکھے پیاسی کی آب و دانے سے ہر طرح سے خیر و ہر لیوے
 جینے والی کو اُسے بخشی حیات کھانے والے کو دمی خورش و کی ہرات
 اس طرح سے مثال تو سبکی بخشی چاہے نکال لے بھائی

نکتہ

پہر ہیش الفاظ چند مستثنیٰ جیکے آخر الف ہی مقصود را
 یعنی وے ہیش دعا سزا و قبا اور قضا و قضا بلا و غزا
 اور جزا و رضا تمنا ہی پھر و با و جفا و دنیا ہی
 انکاتانیث پر ہی استعمال یاد رکھیو جو چاہے تو اکمال
 چند الفاظ اور بھی ایسے خارج اس قاعدے سے ہیش سنے
 تذکیر پر ہی استعمال دیتا ہوں تجھ کو ہمیش ہر ایک کی مثال
 انہیں سے پہلا ایک لفظ خدا سہر ہی امر او کہتا اور لا لا

آگے اب سنیو میں جتنا ہوں فائدہ کچھ نیا بتاتا ہوں
فائدہ

ہندی و فارسی سے بھی ملکر پیدا ہوتی صفت ہی ای دلی
بلکہ عربی و فارسی سے بھی ملے دو لفظ ہی صفت ہوتی
جیسے خوش دل یا کہ ہی بد دل یا ہی خوش خلق یا کہ ہی بد خلق
خواہ مرکب صفت ہو یا مفرد نیک یا بد ہی ہونے ہر واحد
امثالے سب کے ہو چکے مذکور سوچ لینا اگر ہی تج کو شعور
لے صفت کا مبالغہ منظور ہو وے تب لانا یا ر تج کو ضرور
لفظ آ کا و آک و و یا کو امر حاضر میں جب کہ واحد ہو
جیسے یہ شخص کہ ال ترا کا ہی سخت دو تراک اور گو یا ہی
بیان میں اسماء متصرفہ کے

اسم سے جس کے آخر میں وانا حرف ایاء الف ہو مقصور و ا
پھر جو بعد اسکے آوے کوئی حرف معنوی میں سے یا کہ ہو وے ظرف
اسکے آخر کو تب سن اخی بنا یاے مجہول سے بدل کرنا
متساوی میں اسمیں سب مطاق جائد و مصدر و صفت مشق

ہی مثال اُنکی جیسے سرخ و سفید فضاں حق سے بر آوے تیر می امید

اُمٹے اُنکے جسد تدر چاہے اُنکے او پر قیاس تو کر لے

صفت مرکب کے بیان میں

پھر مرکب سے گرسوا ل کرے جان بر عکس ہی وہ مفرد کے

یعنی ہی اسکا جز و لفظ مدام وال معنی کے جز یہ ای خوش نام

پر ہیش ملحوظ یار د و نو جا وصف کے معنی سچ ہی میرا کہا

جب سے کہتے ہیش پالکی ہی سو دل پر کہا راسکے جتنے ہیش سو کو دل

اور مرکب بھی فارسی کی صفت ہندی میں بولتے ہیش با کثرت

جیسے احباب تیرے ہوں دل شاد زرد و روہو کے ہوں عدد و بر باد

کہوں نہ دل لو تے تجھ پر امی و لبر ہو جو سچ و ہج میں سب سے تو بہتر

خوب رو نیک خو پہ ہو شیدا جان و دل اپنا اسپہ کر تو فدا

گر و فادا رہو نہ تیرا بار گلشن عیش کی نہ پہو لے بہار

بے وفا سے نہ د لگو اپنا لگا حاصل اسے نہیں بغیر و غا

گرچہ دو چارٹ حیر کو اس جا تیرے نزدیک عاشقا نہ پرہا

پھر مرکب کہی تو کرے جو خیال ہاوی ہر ایک بیت میں تو مثال

ہوتی تبدیل ہی جن اسموں میں وہ بیان کران تمام اسموں میں

کہ انہیں حرف معنوی ہی ضرور تاکہ تبدیل میں نہ ہو وے فتور

خو ا ہ مفوظ یا مقدر ہو لیکن آخر سے حذف اکثر ہو

جیسے کہتے ہیں اسقدر لاؤ یا کہ اسوقت اپنے گھر جاؤ

معنی اسکے ہیں اسقدر سے لا یا کہ اسوقت اپنے گھر کو جا

بیان میں اسما و صفات کے

اسم سے جب مراد ذات بحت ہو وے تب تو اسے نکرہ صفت

بلکہ کہتے ہیں صرف اسم اسکو ضابطہ اس طرح سے یاد رکھو

ورہو ساتھ اسکے معنسی زاید یعنی ہو و صفت کی طرف عاید

تب تو کہیو اسے صفت بھائی پر ہی تقسیم اسکی دو آئی

ایک مفرد ہی دوسری کا نام ہی مرکب تو مان میرا کلام

ہی وہ مفرد کہ جز و لفظ اگر وال ہو وے نہ معنی کے جزیر

جیسے سادہ وال اور پیلا کالا اور او وہ اور ہی نیلا

فارسی کی صفات مفرد بھی ہندی میں بولتے ہیں اسی بھائی

لیکن اہل لسان کہہ بیگمہ بولے ہیش کوئی دوسرے کی جگہ
 پہنچے بھی کچھ آدمی میں ہی جیسے جو کوئی چیز مجھ کو لاوے تو
 حال تبدیل نہیں کسی یا کسو بولتے ہیش سخن میں اسی خوشخو
 لیکن ایک رزمی یہاں پہاں اسکو کرتا ہوں تیرے پاس بیان
 رہنے جب انکے اور عامل کے بیچ فاصل ہو اسی مرے پیارے
 انکی تبدیل تب نہیں ہی ضرور کان سے سنیو گرتجھے ہی شور
 اس میں ہر لفظ کون بھی دخیل یاد رکھنے میں کیسی موت دھیل
 جیسے ہوں میں مسافر اب جانا کوئی دن کو چلا میں جاؤ گا
 یا کہ کہتا ہی تو بلا تبدیل میری کچھ چیز میں نہیں یہ دخیل
 یا کہے تو کہ کون صاحب کا آدمی ہی جو گھر مرے آیا
 نکاتہ

ہم تم اور اُن و اِن و جن تن کن گرچہ خود جمع ہیش سے سب لیکن
 ایک پر بھی تو مان میرا چن بول سکتے ہیش بھائی تعظیم
 پر انہوں اور انہوں جنوں و تنہوں ہاچواں انکا ہی جو لفظ کہوں
 خاص ہی انکا جمع ہر اطلاق غرض کرا سمن گرتو ہی مشتاق

ایک ہی منع جو جھڑک کے کہیں فعل سے ناکسو کو باز رکھیں
 دوسرے معنی اُسکے استغنا کہیں مطلوب ہوئے ہیں بیٹا
 جیسے کہتے ہیں تجھ میں اسی پیارے کہا کروں میں بہشت کو لیکے
 اور تعجب کہی ارادہ کریں لفظ کہا سے سخن میں گرلا دیں
 جیسے کہتے ہیں کہا ہی پھولا پلاس دل مرا ان دنوں ہوا ہی اداس
 اور کہی واسطے تمنا کے بولتے لفظ کہا میں اسی پیارے
 جیسے کہتے ہیں دلربا میرا آتا تک میرے یہاں تو کہا ہوتا
 گرتو تبدیل اسکی ہی ہو چھ اسم موصول پر تو وہ بیان کرے
 جس طرح تو نے کی ہی وہاں تبدیل کہہ دو یہاں اختیار دو ہی سبیل
 جیسے کہتے ہیں اسی مرے دلبر کسکا پہم آدمی ہی کسکی خیر
 نکتہ

لفظ کچھ اور لفظ کوئی کو خاص تنکیر کے لئے جانو
 ہر ہی ذی روح کے لئے کوئی پیشتر رختے میں اسی بھائی
 غیر ذی روح کے لئے اکثر لاتے ہیں لفظ کچھ کو اسی دلبر
 جیسے اسد م اگر کوئی ہوتا دیتا پکوا کے کچھ مجھے کھانا

اسم موصول ہو مبدل جب ظرف یا حرف معنوی کے سبب
اپنے ماقبل کے تب اسم کثرت باز تبدیل سے رکھا اب میں
امثالے اسکے صاف لاتا ہوں آئینہ کرتجھ دکھاتا ہوں
جیسے کہتا ہی تو کہ وہ لڑکا جس نے مارا تمہا مجھ کو سو آیا
لفظ نے نے کہ جسے جو کتیں متبدل کیا اسی اہل یقین
لفظ لڑکا میں کچھ عمل نکیا بلکہ وہ جو نکا توں ہی باقی رہا
ظرف کی ہی مثال وہ لڑکا جس کے تو پاس یار پیتھا تھا
اس میں بھی دیکھ لفظ جو کو بدل نے نے لڑکا میں کچھ کیا نہ عمل
جو تو پوچھے ہی جوئی کی تبدیل لفظ جو پر قیاس کرا ہی خلیل
حرف استفہام کے بیان میں

گر تو پوچھے کہ حرف استفہام ہندی میں کی ہیں تم بتاؤ تمام
بس کہوں میں کہل میں وہ دو ہیں کون اور کہا بتا یا نجکو میں
جیسے کہتے ہیں کون آیا ہی کہا خبر تیرے گھر سے لایا ہی
پر مجازاً اگر کرے تو شمار ہوتے ہیں لفظ کہا کے معنے چار

کہاں مجھوں اور کہیں معروف ہو جو کمر یا کو تو کمرے معروف

قاعدہ اسم موصول کی تبدیل کا

پھر جو تبدیل میں کرے ہی سخن اسم موصول کی توسن اسی سخن

سوچ دل میں تو اپنے جھٹھمیر جس طرح تو نے کی ہی وہاں تغیر

حرف یا ظرف کے تو آنے سے بعد اس کے بدل ہمیشہ کرے

اپنی تبدیل میں پرانہیں سے ہی موافق ضمیر غائب کے

پرہیز کچھ فرق یہاں کہ حرف اخیر پاوے وحدۃ میں سہیں سے تغیر

جمع میں نون سے کرے ہیش بدل حرف آخر کو پھر تو آگے چل

کہ فصاحت کے واسطے وانا آخر نون نا ہیش دیتے ملا

مثال جنکو جنہوں کو اسکی مثال ماوراکو تو اس پہ کر لے خیال

فائدہ ایک اور بتاتا ہوں یاد رکھو جو ہیش جتاننا ہوں

شرط کے معنی کو ہی متضمن اسم موصول سنو میرا سخن

اسانے ہی جزا میں اسکی ضرور لاونا لفظ سو کا خواہ مذکور

یا مقدار کلام میں ہووے اس روش پر ہمیشہ تو بولے

امتائے اس کے سہا بقا مذکور ہو چکے ہو جہم نے جو رکھے شعور

10

ہر کلمہ اگر رکھ ظاہر بیشتر جانو عجیبز کی خاطر
 ماورائے اسکے بیشتر تعظیم ہو تو مطاوب ہو جو شخص کریم
 جیسے کہتے ہیں گھر ہی بندیکا وہلی میں معنی اسکے ہیں میرا
 پاکے تو کہ پیر و مرشدان جو کہ فراموش حق ہی اپنی زبان
 اسم موصول کے بیان میں

اسم موصول جانو اسکا نام جو کہ محتاج ہو صلے کا مدام
 یعنی بعد اسکے ایک جملہ ہی وہ اسکو بیان کرتا ہے
 ہندی میں لفظ اسکے دو آئے جو و جوں انکی تو مثال کہے
 لفظ ہر ہی لفظ جوں سے کثیر گفتگو میں امی صاحب ندیر
 ہاں ہر ابر یہ دو نو لفظ مدام رندی اور مرد میں کریں جو کلام
 وحدت و جمع میں بھی ہاں یکساں جب وے آویں محاورے میں جہاں
 جیسے کل یہاں جو مرد آیا تھا کہا ہی سو عاقل اور داناتھا
 یا مرے گھر جو رندی آئی تھی کہا کروں جو یہاں بیان اسکے
 یا کہ جو آئے تھے جو آئیں تمہیں امثالے جمع کے نہ بھول کہیں
 سبباً ہاں نے جس طرح ہی کہا تیرے تیش اس طرح سے اسی دانا

کچھ نہیں فرق اسمین حسب وصول دو نو موصول آویں یا موصول

تو نے اسکو مثال سابق میں سمجھا پھر کہا نظیر ہم لاویں

بجلاف اسکے گرد و حلقے میں اس طرح کی ضمیریں دو آویں

تب بدلتے نہیں ہیش ثانی کو لفظ اپنا سے اشنا یاد رکھو

جیسے کہتے ہیش گو کہ میں ہوں یہاں پر جو پوچھو تو میرا گھر ہی وہاں

نکتہ

لفظ آپس کہیں ہی وضع نے کیا موضوع مشارکت کے لئے

پر ضمائر میں ای مرے دلبر بولتے اہل ہند ہیش اکثر

غایب و خاضرا و مستلم متساوی سب اسمین ہیش دایم

جیسے آپس میں ہیش جھگرتے دو ہر دم آپس میں تم بھی لڑتے ہو

ہم جھٹتے ہیش دیکھو آپس میں ہر کسی کے نہیں ہیش ہم بس میں

نکتہ

کبھی رکھتے ہیش اسم ظاہر کو جا میں اسم ضمیر کی جا تو

فائدہ اُسکا ہی بحسب مقام جب کہیں ایسا ہو یاق کلام

کہیں ہی عجز اور کہیں تعظیم یاد رکھو یہہ ضابطہ ہی عمیم

لفظ جب کو اگر تو پوچھے ہی معنی شرط میں وہ آوے ہی
 اور جب تب و کب کی بے دلیر ہووے ہی دال سے بدل اکثر
 جیسے کہتے ہیں جد تو آویگا تد مجھے اس جگہ میں پاویگا
 کد مرے گھر کو یا ر آ یا تھا جو کرے اس طرح گلا میرا
 جد کو تد کے مقام میں گا ہے بولتے ہیں سخن میں امی پیار ہے
 جیسے ہر چند میں تجھے چاہا جد بھی دل سے ترے گماں نگیا
 جب ملا کر ہم کہیں جب تب معنی میں گاہ کہہ کے آوے تب
 اس طرح بولتے ہیں جد تد بھی حفظ کر خوب امی مرے بھائی
 نکتہ

انا کہی جمے میں ہووے جب دو نظیر خواہ اشارے سے ہووے یا دو ضمیر
 یعنی انہیں محال تہ ہووے دو سرا ہو مضاف الیہ اسے
 لفظ اپنا سے تب بدلتے ہیں گفتگو کی چورہ میں چلتے ہیں
 پر ہی وہ حسب اقتضاء مقام متصرف کلام میں ناکام
 جیسے اب تو میں اپنے گھر جاؤں تو بھی لے اپنی راہ کہتا ہوں
 پروہ اپنا بھلا جو کچھ سمجھے ولے بیچ اپنے تھاں کر لیوے

گر اشارہ کبھی مرے بھائی تو کمرے جانب مشہ بھی

تب قریب و بعید کی خاطر بولیو ایسا ویسا امی ناظر

اس سے مطالب ہو جو اس تفہام کیسا ہی اسکے واسطے ناکام

جیسا تیسارے گر کمرے تو کلام حال جیوں تیوں کا سوچ لے تو کام

نکاتہ

جو مشار الیہ ہو مقدار اتنا اور اتنے تو کمرے شمار

پہرہ و مکسور گر تو ہی وہ قریب و جو مضموم ہو بعید امی لبیب

پھر جو مطالب ہو اسے تفہام کتنا اور کتنا کہیو امی فرجام

ہمیش سے مکسور و نالغظ مدام و رد کرنا ہی تنجا و صبح اور شام

جتنا تکتا کو جیسا تیسارے پر کر قیاس اب تو امی مرے دلبر

آخری

گر مشار الیہ ہو وے زمان لفظ اشاریہ کا اب اور تب پہچان

اب زمان قریب کے ہی لئے تب ہمیش بولیں بعید گر ہو وے

ہو جو منظور اسے تفہام لفظ کب بولیو تو امی خوش نام

جب منکر زمان میں تو بول در سخن کا اسے طرح سے کہول

پھر نہ جیتوں بولیں اور نہ تینوں اسی یار انفراداً کیفیت ز نہار
 بلکہ جب کیفیت کے لیں معنی لفظ کر کو ملا کے ہاں دیتے
 جیسے کہتے ہاں ہاں کہوں جیوں کر کام کرنا ہی تیرے تیں تیں کر
 اور کہیں دو نو کو ملا با ہم بولتا ہی سخن میں ایک عالم
 تب مراد اُسکی کیفیت میں عموم کہتے ہاں اس طرح سے اہل علوم
 جیسے بہتر ہی اب تعطل سے کہیں جیوں تیں کی نو کمری جو ملے
 اور جو نشیہ کے لئے لاویں لفظ جیوں کو فقط ہم ہاں بولیں
 جیسے جیوں لالہ داغ داغ ہوا دل مرا طرفہ ایک باغ ہوا

نکتہ

ہو طرف کی طرف اشارہ اگر بولتے ہاں تب ایدھر اور اودھر
 ہر ہی ایدھر ہمیشہ طرف قریب اور اودھر بعید میں امی لیب
 پھر طرف سے کرے جو اس فقہام لفظ لید ہر سے کرنا تجکو کلام
 حرف علت کے حذف سے اکثر بولتے ہاں اذہر اذہر کید ہر
 اور تنکیر میں جد ہر بولو پھر تھاں ہر تہ ہر قیاس کرو

نکتہ

انہیں سے ایک بسیط اور باقی ہاش مرکب ہمیشہ اسی بھائی
 جیسے ہی لفظ کہوں و کس خاطر کس لئے تیسرا ہی اسی ماہر
 چوتھا اسکا ہی لفظ کسکے بعد واسطے کو جو لاوے تو انہی سجد
 جیسے کہتے ہاش تو ہی کہوں آیا کس لئے تو یہاں کھرا ہی رہا
 منتظر ایسا کہوں ہی کس خاطر قسم رابع سے بحر ہی قاصر
 آخری

فعل کی یار کیفیت کے لئے اس طرح چار لفظ ہم نے سنے
 ایک اوں اور دوسرا ہی اوں تیسرا جیوں ہی چوتھا اُسکا تیوں
 طرح کے حرف انکو بعضوں نے اپنی تصنیف میں کہا پیارے
 ہر ہاش انہیں سے دونوں لفظ اخیر متکرم و حذف یا سے کثیر
 جیسے جوں جوں میں تیرے پاس گیا تو نے توں توں مجھے خراب کیا
 حرف ہر جوں کے بعد جب آوے فور یہ نام اسکا تب تو رکھ
 ہی ملا تین لفظ اوں اسی یار کردیا ہاش نے تیرے گوش گزار
 جیسے کہتے ہاش جوں ہی بار گیا در پہاں میں میرے دونہاں اٹھا

دہاں میں جوں میں تیرے دونہاں اٹھا

پھر یہاں اور وہاں کو بھی پہارے جا نیو لفظ ہیش اشارے کے
 ہر مکان کے لئے ہوئے وے خاص پیار رکھو امی صاحب اخلاص
 گر مکان تیرے پاس ہووے قریب بولیو تب یہاں امی میرے حبیب
 اور جو ہووے بعید وہ تجھ سے تب وہاں بولنا ہی امی پیارے
 پھر جو تخصیص اسکی ہو منظور تو یہیں اور وہیں قریب و دور
 تک یہاں میری جان کر تو لحاظ ہیش یتے مفرد کے واسطے الفاظ
 جب مکان مباح سے یعنی واحد ہو تب انہیں اُس جگہ مثنیٰ تم بولو
 اور جو دو تین چار و اکثر ہو غیر سے اُنکے استعارہ کرو
 جب کمرے تو مکان سے استفہام کہنا تب ہی کہاں سن امی خوشنام
 پھر جو مطاب اسے ہو تکثیر تو جہاں اور کہیں ہی اسکی نظیر
 اور تہاں معنی میں وانکے ہی بیشتر جب سخن میں آئے ہی
 پر وہ تابع ہی بول میں اکثر جانیو تم جہاں کے امی ولبر
 جیسے کہتے ہیش وہ مجھے نما عیش نے اُسکو جہاں تہاں وہودھا
 حالت فعل کی طالب کے لئے حرف ہیش چار امی مرے پیارے

اسم اشارہ کے بیان میں

جس کسی لفظ کے وسیلہ سے تو اشارہ کرنے ہی جب چاہے

اسکو کہتے ہیں اسم اشارہ کا دل سے حاضر ہو سنیو میرا کہا

جسکی ہووے طرف اشارہ تمام ہی مشار الیہ اُس کا نام

وہ اش قسم اُسکی میں سناتا ہوں نام ہر ایک کا بتاتا ہوں

ایک وہ ہی جسے میں کہتے قریب دوسری ہی بعید سن انی حبیب

انہیں ہر ایک کی ہوئے دو قسم جسمیں ہر ایک کا جدا ہی اسم

ایک واحد ہی دوسری ہی جمع دل میں اپنے تو انکو کر لے جمع

دو کو پھر دو میں گر تو ضرب کرے حاصل ضرب شجکو چار ملے

یہ ہی اور یہ قریب کی خاطر ہی وہ اوروے بعید کے ناظر

اسم اشارہ کی تبدیلیاں میں

اسم اشارہ کی چاہے گر تغیر سوچ توجہ میں اپنے بحث ضمیر

جس طرح تو نے وہاں ہی کی تبدیل یہاں بھی کہ اختیار وہی سبیل

لیکن اسے یہ فرق ہی کہ رکھے شرکت اپنی ضمیر غایب ہے

بیان میں اشارے مشار الیہ مکان کے

نوں کو بھی گرا نا ہی لازم پھر کہا گرا سہی طرح و ایم
اور فصاحت کے واسطے ہی ضرور میم اور تا کو تو کرے مکسور
جب ہی مکروہ عوض معوض کا اجتماع تو نہ کہو میم سے کا
حرف نے سے بدلتے سے دو نو نہیں اسی یار میں کہا تمکو
اور اضافت کے حرف و نے کے سوا انہیں کوئی حرف معنوی ہو گا
یا و نون انکا تب بدل جاوے سچ ہی یہ بات جیم اور اسے
پھر کہوں میں تجھے کہ ہو معلوم کرنا واجب ہی میم و تا مصموم
ہی مثال انکی مجھکو اور تجھکو یا مجھے اور تجھے یہ ہم سے سنو
مجھ سے تجھ سے ہی اتنی اسکی نظیر مجھ پہ تجھ میں یہ سنئے تو تقریر
ہیں اس طرح ا مثلے انکے جتنے چاہے قیاس تو کر لے
پہر اضافت کے حرف اور نے میں جمع انکی ہی اُن سے کہنے میں
جیسے کہتے ہیں یہ ہمارا ہی ہم نے اسکو بہت ہی مارا ہی
میم سے نزدیک کہا تمہارا ہی تم نے ناحق مجھے پکارا ہی
اور سوا اُسکے باقی حرفوں سے جمع ہی ہر خلاف مفرد کے
جیسے کہتے ہیں تمکو اور تمکو ہم سے تم سے و غیرہ یاد رکھو

ظرف کی تو نظیر لے اس پاس اور اگر چاہے اس پہ کمر لے قیاس
لفظ وے کے کوئی اگر پہنچے ظرف یا حرف معنوی آوے
نامزد و نون و ماں سے بد لا کر اپنے تیش قاعدے سے کمر نہ بدر
جیسے انھکو انھن وانھکو کہہ اور انھو نکا انھوں سے سن اہستے
پھر کہے تو انھوں نے اور انھیں پاس اور اسی پر ہمیشہ کمر تو قیاس

نکتہ

تیش کے بعد اور لفظ تیش کے بعد کا و کے کی ہوا اور کتیش اسی سعد
کاف ان لفظ و نکا ہی بدلے تب حرف ر اسے مدام اسی نیک لقب
جیسے کہتا ہی میرا اور میرے یا کہ کہتا ہی تیرا اور تیرے
یا کہ بعضے وقت میرے تیش جیسے کہتا کبھی ہی تیرے تیش
اور تانیث میں مر ای کہیو میری بہہ ہندکان میں رکھیو
ر من اُسکی تیش کہہ سنا تا ہوں اصل ہر ایک کی بتاتا ہوں
اصل تذکرہ تیش کا اور تیش کا اصل تانیث میں کی اسی دانا
میش کتین تیش کتیں جہاں ہی رہیں حفظ کرا ایسے جو نہ بھولے تیش
واسطے ثقل گفتگو کے یہاں کا کو راسے ہیش بدلے اہاں لساں

پہلے جس وقت جمع کی ہووے یاے 'مجهول' اسکو تو جانے

یا کہ ہو حرف معنوی کوئی بعد اسکے تو دو ہی ہی حد بھی

پھر سوا اسکے ہو مونث جو خواہ ہو جمع خواہ مفرد دو

یاے معروف ہی وہ دو نوجا یا در کہ میری جاں جو پیش نے کہا

جیسے کہتے ہیں کسکا گور اہی زید کا ہی وہ یا عمر کا ہی

اسکے سامان جو تھے سو پیش کہاں اسکے تم زبں کو منگا و یہاں

یہ جو پانی ہی کسکی امی بھائی رہتی امیں اسمیں عورتیں کسکی

الغرض حرف معنوی سے کا متصرف ہمیشہ ہی ہوتا

مبتدئ ہو یا مؤخر ہو ہر فصیح وہ ہی جب ہو آخر کو

اسم ضمیر کی تبدیل مان

جو جو معلوم توئے کی ہی ضمیر پیشتر اسمیں ہوئی ہی تغیر

چنانچہ جس وقت لفظ وہ کے بعد آوے کوئی حرف معنوی امی سعد

یا کہ بعد اسکے اسم ظرف آوے ہمزہ و سین سے بدل جاوے

جیسے اُسکو اسے اور اسکا تیں امی مری جان سن لے تو توں ہیں

پھر کہے اسکا اسکے اور اسکا اسطرح سے ہی اسمیں اسے بھی

ضمیر مفعول کے بیان میں

دوسری قسم ہے جو تہہ بند ہے کلام ہو ہی مفعول کی ضمیر تمام

جو تو مفعول کی ضمیر میں بنائے ان ضمیر و نہیں تو علامت لائے

یاے مجہول اور کو و کتیں جان مفعول کی علامت ہائیں

گر تو اسکی مثال ہی تہہ بند ہے اس طرح ہم سے یا تو سن لے

مجھ کو اور ہم کو چیز کچھ جھٹشی تجھ کو یا ہم کو اسنے گالی دی

وہ مجھ یا ہمیں معاف کرے کہتا یہ بات ہوں تمہیں یا تجھے

مارا ہی اسکو یا کہ اسکتائیں یا اسے سخت گالیاں ہائیں دیں

پس کہ اسکو یا انہیں تو کہ انہکتیں یا تو جا سلام کرے

پر کتیں کو ضمیر غایب ہیں آوروں سے ہی فصیح کہ وصل کریں

ضمیر اضافت کے بیان میں

گر تو چاہے مضاف الیہ کی ضمیر کردوں اسکا بیان بتاؤں نظیر

جب کسی لفظ کو مضاف کریں اسکی جانب مضاف الیہ کہیں

کا و کے کہی کو امی مرے بھائی تو علامت ہی جان اضافت کہی

کہیں مجہول اور کہیں معروف اس طرح پئے کو تو کرے معروف

نام میں ہوتے ہیں ہر مہمن کے پاندے دو بے تیواری اور چو بے
 رکھتے ہیں نام چھوٹے لوگوں کے ہند میں بیشتر حقارت سے
 ضمیر کے بیان میں

اسم ظاہر کی جائے ماہر رکھتے ہیں اختصار کی خاطر
 نام اسکا ہوا ہی اسم ضمیر صفحہ اول میں اپنے کرتخیر
 تین ہیں اسکی قسم گنتی کی گرتو دھو ندھ ضمیر ہندی کی
 اول انکی ضمیر فاعل ہی شرح کرتا ہوں گرتو سایل ہی
 یعنی ہوتی ہی فعل کی اسناد طرف اسکی سمجھ لے اسی آزاد
 اسکی پھر تین قسم کرتے ہیں آو رہدا گانا نام دھرتے ہیں
 غایب و حاضر اور متکلم و ایتر انہیں ضمیر ہی وایم
 وہ ہی غایب جو ہو نظر سے دور ہی وہ حاضر جو ہوئے تیرے حضور
 متکلم ہی وہ کرتے جو بات کہد یا میں نے یاد کردن رات
 پھر ہی انہیں سے بھی ہر ایک دودو واحد و جمع کہتے ہیں جنکو
 دو کو گرتین میں تو ضرب کرتے پھر عدد میں ضمیر چھ نکلی
 ہیں ہوں اور ہم ہیں تو ہی اور تم ہو وہ ہی اور وہ ہیں میری جان سنو

تیسری اسم ہی اشارہ کا اسم موصول جو تھی کو کہنا

بیان میں علم کے

کہتے ہیں اسکا تین علم والا جو کہ ہو نام شی معین کا

ہند میں جیسے رام اور سیتا مثلاً اور ہی کشن را دھا

پر ہو مسلوب و صفت سے وایم تب روا ہو وے اسکو کہنا علم

ورنہ پھر کہیو تو خطاب و لقب نہ علم کہنے کا یہی ہی سبب

روشن الدولہ اور من موہن کریں اسکی مثال کو روشن

نکتہ متعرفہ

را جیو تو کے نام میں د لبر لائے ہیں لفظ رائے و سنگھ اکثر

جیسے بلونت سنگھ جسد م آئے بھاگ جاوے و اس سے دلبرہ رائے

اور مہاجن کے نام میں اسی ماہ تابع ہوئے ہیں لفظ سیتہ اور سناہ

ہی جگت سیتہ بسکہ عالی جاہ ایک ادنیٰ ہی بندہ گوکل سناہ

اور فقیروں میں جو مسلمان ہو نام میں اسکی شاہ و صوفی کہو

جو گسائیں ہو کوئی ہندو سے ہو بھگت سنا تھ نام کے اسکی

یا کہ جب اسکا نام تو لیوے گرو یا من تو اسکی سنا تھ کہے

جیسے کہتے ہیں کار منا ہی یعنی رہنے کی اس کے یہہ جاہی

اور کہہ ہی مصدر اس طرح اسی حمید اسم آلہ کے معنے کو ہی مفید

یعنی کہتے ہیں بیانا لانا بیانیے کا تو واسطہ لانا

اور کہہ ہی نی و نون ساکن کو لائے ہیں تاکہ اسم آلہ ہو

امر حاضر میں جب کہ ہو واحد امثالے اس کے اسپہ ہیں شاہد

جیسے کہتے ہیں بیانی بیان اور کتر نی کر بیانی بیان

اس طرح اس کی ہی مثال و نظیر دھو نہ ہنے سے بیگی شجکو کثیر

تقسیم اسم جامد کی

اسم جامد کی اسی ناکو اختر دوہی قسموں کی مجکو پہنچی خبر

ایک تنکیر انمیش بنے جانو دوسری معرفہ ہی پہچانو

پر ہمیش تنکیر اسکتیں بولیں نہ تعین ہو جس کے معنے ہیں

ہی مثال اس کی ہاتھی اور گھوڑا ہو بہت خواہ یا کہ ہو تھوڑا

معروفہ جان برخلاف اس کے شی معین ہی اس کے ہیں معنے

پر ہی ہندو میں چار قسم اس کی کہہ ناناہوں تیرے تیں ہیں ابھی

ایک عام دوسری ہی اسم ضمیر دل سے سنیدو اسی صاحب تدبیر

اسم تفصیل انکا چوتھا ہی جو زیادت پہ وال ہوتا ہی
 یعنی مدلول اسکا غیر وں پر ہی قصبات میں اپنی فاضل
 پر نہیں کوئی لفظ ہندی سے جو کہ موضوع ہووے اسکے لئے
 بلکہ جب اسکے معنی کو چاہے کہ مخاطب سے تو بیان کرے
 سے وہیں کاتیں وسیلہ بنا اس وسیلے سے اسکو کراتوا
 جیسے کہتا ہی تو کہ زید بھلا ہمسر سے علم میں بہت دانا
 یا کہ کہتا ہی تو کہ یہہ انہیں ہی نہت ہو شیار سب گن میں
 یا کہ تو یہہ ہی برا سب کا ہو چکا شرح مدعا سب کا
 نکتہ

گو کہ ہندی میں صینہ مخصوص اسم تفصیل کا نہیں مخصوص
 لیکن اہل اسان بعینہ اسے لاتے ہیں فارسی و عربی سے
 جیسے کہتے ہیں یہی انصاف ہی سب سے بہتر ہی اور اول ہی
 اس طرح جس قدر ہی لو چاہے احسن و نیک و خوبتر بولے
 اسم ظرف اور اسم آلہ کا بھی نہ بنا قاعدہ ہی خاص کوئی
 پر کبھی بولتے ہیں مصدر کو معنی ظرفیت میں یاد رکھو

امثالے اسکے ہیش جو پر ظاہر صرف ہیش جنکی تو نہیں قاصر
 الخرض فرق ایک بتاتا ہوں یاد رکھیو جو کچھ جانتا ہوں
 یاد عجول اسمیں جب آوے اسکو تو لفظ جمع ہی سمجھے
 یاد معروف سے موشٹ جان اسطرح سے ہمیشہ تو گرداں
 اور معروف غنے سے لاوین جمع تانیث کی علامت میں
 اسم حالیہ کے بیان میں

اسم حالیہ تیسرا انکا جسکی تعریف اب ہمیش ہوں کرتا
 ہے وہ ترکیب جس میں تکیہ بندہ حال مفعول و حال فاعل کا
 جیسے تھانہ زید مارتا جاتا اور خالد پکارتا جاتا
 یعنی جاتے تھے دو زوجہ امی یار ہوئی تھی صادران سے مارو پکار
 تاتے تھے وہیں ہی اور تیاں تم علامت کا اسکی جانو نشان
 مارتا مارتے جو ہونڈ کیر مارتی مارتیں نسا کی نظیر
 اور کبھی بولتے ہیش مارتیاں یاد رکھ صرف اسکی اسی جانان
 کبھی زاید بھی کرتے ہیش اسپر اردو والے ہوا کو بھی آخر
 اسم تفضیل کے بیان میں

یا کہ قائم ہو ذات میں اسکی بعض افعال ہینگے ایسے بھی
 لہر علامت کو اسکی تو پوچھے والا یا مارا سن لے اب ہم سے
 مارنے مارا مر نیو الا کو دو نو قسموں کی تم مثال کہو
 گردان میں اسکی

مارنے والا مارنے والے صرف تذکیر میں تو گردانے
 مارنے والی مارنے والیں صرف تانیث کی روش یوں ہیں
 اور کبھی والیاں بھی ہیش لادیں جمع تانیث کی علامت میں
 اسم مفعول کے بیان میں

اسم مفعول دو سرا انکا فعل فاعل ہو جس پہ واقع ہوا
 وزن اسکا وزن ماضیکا ہی برابر ہمیشہ ہیش نے کہا
 جیسے کہئے وہ میرا مارا ہی بار بار کا مرے پچھا را ہی
 گردان میں اسکی

مارا مارے اگر مذکر ہو ماری ماریں جو ہو نسا تو کہو
 اور کبھی ماریاں بھی ہیش بولیں جمع تانیث کی طلوقت میں
 کبھی لائے ہیش اسکے صیغوں پر اہل اردو ہوا کہیں اکثر

یعنی یا، ثقیلہ و معروف اسکے آخر میں جب کہ میں معطوف
 حاصل مصدر ایک ہو پیدا ہو جہتے ہیں اسے جو ہیں وانا
 ہی کہلائی دلائی اسکی مثال اسطرح پر ہی تجکو کرنا خیال
 متعدی سے پر یہہ قسم اکثر آئی ہی ہکو یوں ہی آئی نظر
 پانچویں جب کہ اسکے آخر میں حرف و ت کیئتیں ملا دیوین
 پیدا ہوتا ہی حاصل مصدر کہتے ہیں اسطرح سے اہل ہنر
 ہی مجاہد کلاوت اسکی مثال کہہ سنایا میں شرح وار احوال
 فارسی کے بھی حاصل مصدر ہوتے رینختے میں ہیں اکثر
 بینش و آفرینش اسکی نظیر اسطرح امثلے ہیں اسکی کثیر
 شبن لاتے ہیں امر کے آخر پر ہی وہ امر واحد حاضر

بیان میں اسم مشق کے

رکھتے ہیں اسم مشق اسکا نام جو کہ مصدر سے نکلے اہل کلام
 گر کرے اسکی نوع کا تو شمار چار سے بیشتر نہیں اسی یار
 اسم فاعل ہی انہیں سے پہلا ترجمہ سے کرتا ہوں میں بیان اسکا
 ایسی ایک ذات پر وہ یہکا وال جسے صاور ہوں بنوا فعال

ایک تو اصل اکثریہ ہی دوسرا قاعدہ جز یہ ہی
 اکثریہ سے نچکو دوں بیش خبر حذف کر تو علامت مصدر
 مصدر بعد اسکے باقی رہے حاصل مصدر اکتیں تو کہے
 جسطرح مار پیٹ اور ہی لوٹ کات کوٹ اور ہی پکڑ دھڑچھوت
 جز یہ

جسکی تفریع ہی جز یہ ہر پانچ قسم اسکی مجکو آئی نظر
 ایک ہوتا ہی حاصل مصدر صورت جمع امر حاضر ہر
 ہی و باد اور بچاوا اسکی نظیر ایسے وزنوں پہ اسکی کر تقریر
 دوسری وہ جو حرف نوں لاویں ماضی واحد کے جب کہ آخر میں
 حاصل مصدر اسکو بھی پہچان یاد رکھ تو مثال اسکی لگان
 تیسری باء فارسی جدم اسکے آخر میں تو ملاوے بہم
 کہیں اسکو بھی حاصل مصدر رکھے بیش قاعدے سے جو کہ خبر
 اسکی ترتیب میں بیش لائے ملاپ کہد یا بیش نے تو سمجھ لے آپ
 برہی یہ قسم شاذ و نادر سے پوچھ لینا تو جا کے ماہر سے
 چوتھی جب لاویں حرف ہی زاید آخر امر حاضر واحد

مارنا اور دینا دلو انا تینوں قسموں کی تو مثال بنا

اسکے مطابق کی پھر ہوئی دو قسم جنہیں ایک ایک کا جدا ہی اسم

ایک معروف دوسری مجہول سچ یہی قول کچھ نہیں ہی قصول

ایک معلوم جس کا ہو فاعل ہی وہ معروف پیش ہر عاقل

برخلاف اسکے جو کہ مصدر ہو کہیو مجہول بے گماں اسکو

مارنا مارا جانا اسکی مثال یاد رکھ چاہے گرتو اسمیں کمال

خاص مصدر کے بیان میں

یاد رکھ تجھکو میں بتاتا ہوں حال مصدر کا کہہ سنا تا ہوں

جب کہ فاعل سے اسکا ہوئے ظہور رکھے ہی نسبت قیام و صدور

یعنی بعضا ہو ذات میں قائم بعضا صادر ہو ذات سے دائم

اس طرح سے ظہور کے پیچھے اس قیام و صدور کے پیچھے

کیفیت جو کہ نام نہی ہی حاصل اس پہ دال جو ہوئے اسی سبب

حاصل مصدر اسکا نام ہوا اصل اسکا یہہ ہی جو میں نے کہا

حاصل مصدر کی اقسام میں

اسکی تخریج کے ہوئے دو طور تجھکو لازم ہی اُن پہ کرنا غور

مطابقاً دو ہیں قسم مصدر کی جنکو کہتے ہیں اصلی و جعلی

وہ ہی اصلی کہ جسکو واضح نے بھی کیا وضع اصل حروفوں سے

وضع ثانی ہیں جو مرکب ہو مصدر جعلی بھی کہنا تا دو

یہ سبب بھی کہ بعض دانائے نام اسکا رکھا مرکب سے

مصدر کی علامت ہیں

گرتو مصدر کی ہو چھ ہی پہچان حرف تا جان لے بتایا نشان

وہ بھی نون اور الف سماکن اس علامت کے واسطے ضامن

جسکے آخر ہر حرف تا زاید اسکا مصدر تو جان امی جاہد

اس علامت ہیں اصلی و جعلی رکھتے ہیں دونوں اشتراک جلی

دو دو نوع ہیں ہر ایک واحد کی لازمی ایک اور متعدی

لازمی وہ بھی جو کہ فاعل سے نہ تنجا و زکیہ طرح سے کرے

متعدی بھی بر خلاف اسکے چاہ مفعول کی ہمیشہ کرے

جیسے کرنا ہی اور خوش ہونا آہ بھرنا ہی اور ہی رونا

تقسیم متعدی کی

متعدی ہوا حسب اصول ایک سے یکے تا بہم مفعول

ہذاً منع اس سے ہوں خبر و کبیر اسم کی بحث میں ہی اب تقریر

تعریف اسم کی

اسم کہتے ہیں اسکو اہل کمال جسکے معنی میں ہووے استقلال

یعنی جب اسکو ہواں ہووے وہ اس میں محتاج و وسریکا نہ ہو

اور زمانے سے بھی محروم ہی یہی مدلول جانو اسکا ہی

تقسیم اسم کی

تین ہیں نوع اسم کی مطلق جامد و مصدر اور ہی مشق

جامد وہ اسم ہی کہ جسے کبھی نکلا ہرگز نہ ہووے صیغہ کوئی

اور وہ بھی کسی سے نکلا نہ ہو کہد یا عیش نے یاد رکھ اسکو

چہ ہے بہتر ہی سنگ اور روتا ہا تھی اور مرد و رندی اور گھوڑا

تعریف مصدر کی

پھر جو مصدر سے تو سوال کرے کساو کہتے ہیں تم بتاؤ مجھے

سن لے ہم سے جواب اسکا حق جسے افعال نکلیں اور مشق

اسم مصدر ہو اہی اسکا نام بھول مت اسی عزیز میرا کلام

تقسیم مطابق مصدر کی

صرف ان دونوں میں سے اقدام ہی لفظ کا مبنی جسے محکم ہی
 لرنہ اس قاعدہ کا تو احاطہ ہو وے پس گفتگو تری ہی غلط
 اپنی ترتیب میں گوہر ایک زبان حسن ترتیب سے رکھے ہی شان
 انہیں سے ہر زبان اردو کی ہی لطافت میں معدن خو ہی
 کی نظر میں نے جو تامل سے مشتمل قاعدے بہ پایا اسے
 تب سے خاطر میں میری تھا خاجان طالبوں کو بتاؤں اسکا نشان
 جب تھی صرف اسمیں اکثر ثابت نحو سے اسکی میں ہوا سماکت
 دوستوں نے مجھے یہ دی تکلیف صرف کو نظم میں کروں تصنیف
 گرچہ لایق نہیں میں اسکے ہوں گوہر نظم کو کروں موزوں
 نظم قانون کی علی التخصیص امر دشوار تر ہی بالتخصیص
 پر مجھے الیاس یا روکا آستیں کہینچ اسطرف لایا
 الغرض اب خدا کے فضل اوپر کر توکل میں اسپہ بادھی کمر
 کہ وہ فاتح ہدایت ہی اور وہی خاتم نہایت ہی
 یہ رہ سالہ ہو فصل حق سے تمام صرف اردو رکھا میں اسکا نام
 سن تھے بارہوی بیسٹ ویک ای بار کہ بہہ کان گہر ہوئی طیار

تب شکفتن کی رسم ہووے عیان ورنہ گلشن کو لوت لیوے خزان

اس لئے خانقاہ گلشن میں شکر احسان کو ادا جو کر میں

صوفیاں پھمن صحیفہ گل ہاتھ میں اپنے لئے لےوے باکل

ورورہتے ہوش ہووے افروز تر جاہ و اقبال واکتر ہنتر

نہج کو بھی چاہئے اب امی شیدا کہ اٹھاوے دعا میں وسعت اپنا

فضل حق سے براوے اسکی امید گلشن عمر میں رہے جاوید

اختر بخت اسکا ہر یک آن اوج اقبال پر رہے تابان

گوہر عیش سے رہے ہمہ حال دامن خیاہش اسکا مال

تارتے خیمہ فلک برپا مند آراہو بزم عشرت کا

بیان میں سبب انظم اس رسالے کے

گر نہ انسانکی زبان گویا ہو تلی حیواں سے فرق کب ہوتا

پرنہو قاعدے پہ گرجاری ہو مٹا بہرہ بصوت حیوانی

اسائے ہر زبان کے دانشور رکھتے اسکی بنا میں قانون میر

قاعدے ہر زبان کے ہیں دودو صرف اور نحو کہتے ہیں جنکو

ہیں دوتوں اصول قانون کے اور فروع ان کے ماورا جتنے

اب خصوص اس یار میں ہر جا اسے پہیلا ہی علم کا چہر چا
 در دولت ہی اسکا باب علوم اہل دانش نے دیاں کیا ہی مجہوم
 ہوا محروم کوئی نہ انہیں سے کف دریا نوال سے اس کے
 اسمائے میں بھی اس رسا لیکو پیشکش لایا ہوں قبول جو ہو
 وصف میں خداوند نعمت داکتر صاحب دام اقبالہ کے

قدر دان گروہ اہل ہنر صاحب خلق داکتر ہنر
 آستان جسکا ہی مدار علوم اہل دانش کا کہوں نہ ہو ملو م
 ہی مروت کا نخل سر تا پا پھل ہر ایک کو ہی فیض کا جشما
 خوان احسان سے اس کے ایک عالم بہرہ لیجائے ہی خوش و خرم
 ذات اسکی ہی خیر کا دریا تشنہ لب جسے کوئی اب نہرا
 گلشن خالق کا ہی تازہ نہال چھانو میں جسکی خزش میں اہل کمال
 فیض تاثیر اسکی خدمت کا کیسمیا ہی مس فلاکت کا
 ذہب علم کے لئے بیشک عقل کا مل ہی اسکی جا محک
 گروہ نا ظم نہو تا کالج کا نہ کبھی ہوتا بند و بست ایسا
 بوزے اخلاق سے ہی اسکی نسیم صبح گلبن میں لے کرے تقسیم

وصف میں صاحبان انگریز کے

ہووے جس ملک میں خدا کا فضل
 بھیجے سلطان وہاں وہ صاحب عدل
 ابراہیم و عدل سے اسکے
 گرد ظالم و ستم کو دھوا دے
 رشتہ انتظام اسکے ہاتھ
 رکھے ہی تا کوئی کسیکے ساتھ
 راہ بد میں کہ یطرح نہ چلے
 ورنہ اعمال کی سزا پاوے
 ایسے مقتضاء حکمت سے
 ہند کی سرزمین پر اسنے
 بھیجے ہیں صاحبان باندہیر
 ہر ایک انہیں سے ہی امیر کبیر
 سیما لا صاحب والا
 مظہر انتصاف و عدل و سخا
 یعنی ہی لا دینشو والا جاہ
 فیض حین جسکے ہیں یہ مہر و ماہ
 عہد میں اسکے سب کو ہی آرام
 کہا صغیر و کبیر و خاص و عوام
 مفسدے جو تھے ہو گئے برباد
 دالی ہر جا پہ خیر کی بنیاد
 امن اور چین اور ملکوں سے
 ہند میں اسکے وقت آکے رہے
 اتھ گئی اس دیار سے نکت
 دیکھو جس جا ہی خیر اور برکت
 بخت نے آکے یہاں سکونت کی
 مفرسی اسکو دیکھو اتھ بھاگہ
 غرض اوصاف اسکے ہیں یہ سجد
 کر سکے ہی بیاں زباں اسے کر

ذات اسکی اصول کا مصدر صفت اسکی فروع کا منظر

ماضی و حال و دور مستقبل اسکے ہی امر و نہی پر شامل

اسم اسکا زبانکی ہی لذت حرف عرف اسکا جانکی ہی لذت

تار ہے صرف دہر آن فآن منصرف ہی تنامیں اسکی زبان

ہم سے شیدا پھر اسکے بعد مدام آل و اصحاب پر ہی اسکے سلام

پا الہی بحق آل رسول دے سخن کو مرے تو حسن قبول

مجھ سے نسبت سخن کی کب ہووے ناں مگر فضل تیرا جب ہووے

بیدشہ جہاں میں ہوں سرگرداں منزل علم کا بتا دے نشان

گرچہ ہی پایہ سخن بس دور دست نکرت کرے ہی اسے قصور

پر ہی اُمید تیری درگہ سے مجبور تیسے پر اُسکے پہنچا دے

تو سخن کو مزا نہ جھٹھے جو پھر مذاقوں میں تلخ کامی ہو

گر نہ الہام تیرا ہو رہبر تو کپ کو نہ ہو سخن کی خبر

تو نے گویا جو کی ہی میری زبان کر سخن کو مرے بھی لذت جاں

تا کہ دانا کے پاس ہو مرغوب چشم ناداں سے وہ رہے محبوب

طبع شایق کو اس پہ شیدا کر ناکہ چاہیں اس سے ہو دین کو راور کر

بے نہایت ہی حمد کا صحرا حدنگہ رکھ ادب کی اسی شیدا

بعد اسکے جو پاوے حسن قبول کھولنا ہوں زبان بہ نعت رسول

پینمبر کی نعت میں

گوہر نعت کو کروں بیش شمار اُس پہ جو ہی محمد مختار

خاتم انبیاء رسول میں نام کفر اور مستہم دیں

ذات اُسکی نہوتی مگر مقصود کبھی ہوتی نہ کوئی شی موجود

ہی وجود اُسکا باعث تلوین کہ ہوا خلق آسمان و زمین

آیہ قدرت خدائی ہی سایہ رحمت الہی ہی

سرور کائنات فخر بشر آدمی خلق و شافع محشر

گو بظاہر کیا بہ جسم ظہور پر حقیقت میں تھا خدا ہی کا نور

جسم بے سایہ کس نے دیکھا ہی معجز ایہہ اسی سے آیا ہی

چشم دل کا ہی کحل بینائی خاک پائے محمد عمر بی

اسکی امت میں جو کہتا ہی نہیں محشر سے اسکو پروا ہی

شکر کس منہ سے اسکا ہووے ادا کہ ہوئے اسکے دیں میں ہم پیدا

ضابطہ ابتدا کا دکھلا یا قاعدہ رہبری کا سکھلا یا

متعدی ہیش نعمتیں اُسکی لازمی ہم میں منیتیں اُسکی
 ہیں فواعل اُسیکے سب مجہول خواہ معروف ہو ویں یا مجہول
 گر تو اثبات اپنا چاہے تو تو کرے نفی اپنی ہستہ کو
 نہ مکان اسکتیں احاطہ کرے نہ زمانیکا دور اُسپر پھرے
 مستمر جو سوزات ہی اسکی ماورائے اسکے جو ہی سو ماضی
 تھا وہ ہے اور وہی رہیگا بھی ہم نہیں کچھ جو ہی سوزات اسکی
 ہی بعید اسکے درک کرنے سے عقل گو اپنے تیں قریب کرے
 فہم انہاں ہی مطابقا بیکار اُسکے اور اک میں کرے جو گزار
 ذات پاک اسکی سب سے ہی برتر لایحد و یس یصور
 ہی اُسیکا ظہور جلوہ نما ج طرف دیکھئے نظر کو اُتھا
 بہمن دہر میں کھلے ہی جو گل یاد میں ہی اسیکی جون بابل
 حسن کی اپنے شمع روشن کر ہم کو پروانہ کر دیا اسپر
 کئی عطا اُسنے ہم کو روح رواں پھر سکھایا ہمیں ہی علم و بیان
 ہر زبان دان کو ہی زبان بخشی رشم قانون کو اسیں جاں بخشی
 پرواہن میں جو ہو ہزار زبان ہم سے شکر اسکا ہو سکے ہی کہاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و میں اُسکی کہ سولتا ہوں زبان
پر زبان ہووے گرسرا پا صرف
گرچہ ہی اپنی ذات میں واحد
صیغہ و لفظ و معنی و مضمون
اسم اُسکا ہی مظہر توحید
مشتق اُسکے ہی ظاں سے عالم
فعل اُسکا ہی مصدر ایجاد
جسم سبحان کو جس نے بخشی جان
نہ ادا اُسکا ہو سکے ایک حرف
جمع و کثرت کا وہی ہی موجد
طبع روشن میں ہی کیا موزوں
صفت اُسکی ہی مرجع تمجید
ملک و جن اور بنی آدم
جسے شہر و جود ہی آباد

۴۴۳

والمات الی باء و یاء و کاف و قاف

و ۴۴۴ ان و ا و یاء و یاء و یاء و یاء

و ۴۴۵ ان و ا و یاء و یاء و یاء و یاء

و ۴۴۶ ان و ا و یاء و یاء و یاء و یاء

و ۴۴۷ ان و ا و یاء و یاء و یاء و یاء

و ۴۴۸ ان و ا و یاء و یاء و یاء و یاء

و ۴۴۹ ان و ا و یاء و یاء و یاء و یاء

و ۴۵۰ ان و ا و یاء و یاء و یاء و یاء

و ۴۵۱ ان و ا و یاء و یاء و یاء و یاء

و ۴۵۲ ان و ا و یاء و یاء و یاء و یاء

و ۴۵۳ ان و ا و یاء و یاء و یاء و یاء

و ۴۵۴ ان و ا و یاء و یاء و یاء و یاء

صرف اردو

تصنیف کی ہوئی مولوی امانت الہ کی
واسطے فواید کثیر طالبان زبان اردو کے
عہد حکومت پیش زبدہ نو پیمان عظیم الشان
مشیر خاص حضور فیض محمود بادشاہ کیو این بارگاہ
انگلستان اشرف الامرا نواب گورنر جنرل
لاڈ منتو بہادر و ام اقبالہ کے

نوازش و اعانت سے

صاحبان کالج کونسل

کی چھاپی ہوئی

ہندوستانی چھاپے خانے میں

سنہ ۱۲۲۰ ہجری مطابق

سنہ ۱۸۱۰ عیسوی



مجلس

تجلیاتی و غیره

و اسرار و کتب و غیره

و غیره و غیره

و غیره و غیره

و غیره و غیره

و غیره و غیره

و غیره و غیره

و غیره و غیره

و غیره و غیره

و غیره و غیره

و غیره و غیره

و غیره و غیره

Šaidā, Maulwī Amānatallāh

¶arf-i urdū

[Calcutta] 1810

A.or. 2748

urn:nbn:de:bvb:12-bsb10250377-3